بحمدہٖ تبارک و تعالٰی

یہ مختصر رسالہ ہدایت اثر الزام تمام سنی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیوں پر اعتماد و ان سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی بتانے والا مسلم لیگ کے مقاصد و اساسیہ اور اس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں ان کا روشن بیان سنانے والا حقیقی کامیابی و ترقی کا راستا دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباع مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳ ھ ۵۸

از رشحاتِ قلم حق رقم شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعتِ مبارکۂ اہلِ سنّت۔ سرکار کلان۔ مارہرۂ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ

بصرفِ زر دستی جمیل

محبِ سنّت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب ٹاٹے والے دوکان ۵۲؍۳ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا

قیمت -/100!

مطبع سلطانی واقع پیر ولین ۱۱؍ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر باذنہٖ تعالٰی نافع خلائق ہوا

پرنٹر سلطان الدین مالک مطبع سلطانی ... مطبع پیر ولین ۱۹ بمبئی ۹ ... سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب ٹاٹے والے ...

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت مقالہ جامع بحمدہ تعالیٰ سنی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین
کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ
کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتماد اور ان سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی
بتانے والا مسلم لیگ کے مقاصد اساسیہ اور اس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں ان کا
روشن بیان سنانے والا سچی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستا دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباعِ
مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریۂ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳۵۸ھ

از رشحاتِ قلمِ حق رقم شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت مولنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعتِ مبارکۂ اہلِ سنّت ۔ سرکار کلاں ۔ مارہرۂ مطہرہ ۔ ضلع ایٹہ

بصرفِ زر و سعی جمیل

محب سنّت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب ٹاٹے والے دوکان نمبر ۳۲
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا

مطبع سلطانی واقع پیر ولین نمبر ۱ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر
باذنہٖ تعالیٰ نافع خلائق ہوا

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما الحمد للہ العزیز المتعال ۝ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد صاحب الحسن والجمال ۝ والفضل والنوال ۝ وعلیٰ صحبہ واٰلہ خیر صحب واٰل ۝ اٰمین یاذا الاکرام والجلال ۝

منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی ۝ اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں مجھے

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم آج ایک عجیب انقلاب انگیز دَور سے گزر رہے ہیں۔ تمام دُنیا میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ جس طرف آپ نظر اُٹھا کر دیکھیں گے آپ کو ایک ہنگامہ ایک انقلاب نظر آئے گا۔ لیکن اِس وقت میں جس انقلاب کا ذکر کر رہا ہوں اُس کے سامنے یہ سب انقلابات بالکل گرد ہو جائیں گے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ سب انقلاب اور سیاسی کشمکشیں اُسی اصلی انقلاب کے ادنیٰ شاخسانے ہیں۔ وہ انقلاب بہت عمیق ہے۔ اور اندر ہی اندر تمام مسلمانوں پر چھا رہا ہے۔ اور تاوقتیکہ اُس کا انسداد نہ کیا جائے مسلمان کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ وہ انقلاب کیا ہے؟ مذہب سے غفلت۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان مذہب سے دور جا پڑے ہیں مذہب سے بیگانہ ہو گئے۔ خدا کو بھول گئے۔ اور احکام خدا و فرامینِ مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے غفلت کر رہے ہیں۔ اِسی لیے اور صرف اسی لیے مسلمانوں میں وہ روحانی طاقت نہیں رہی اور وہ اسلامی جوش باقی نہیں رہا جس نے انھیں دُنیا جہاں کا حکمران بنا دیا تھا۔ مسلمانوں کی پستی تو اب ایک حقیقت مسلّمہ ہو چکی ہے۔ ہر زبان پر اس کا چرچا ہے۔ پریس اور پلیٹ فارم اس کے ذکر سے گونج رہے ہیں۔ لیکن اب مسلمانوں میں لامذہبیت۔ خود غرضی بداخلاقی غرض ہر بُرائی علیٰ وجہ الکمال ترقی کرتی جا رہی ہے۔ کہیں کفار و مشرکین سے اتحاد و موالات کی دعوت دی جا رہی ہے تو کہیں بجائے تبلیغ اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم معاذ اللہ گاندھی کی پیروی پر مجبور کیا جا رہا ہے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ۔ انگریزی خوان لیڈر مغرب کی بدترین ذہنی غلامی کا ایڈووکیٹ۔ لامذہبیت کو اور اسلامی و اخلاقی قیود سے آزادی کو ترقی کا معیار قرار دے رہا ہے۔ اور وہ اگر کوئی ریزولیوشن مسلمانوں کی ترقی کے لیے پیش کرتا ہے تو اُس ریزولیوشن میں لامذہبیت کے جراثیم کی کمی نہیں ہوتی۔ اور اگر کسی ایسے مولوی

کی طرف سے جو سیاست میں غرق اور دین سے دور ہوتے ہیں کوئی تجویز پیش ہوتی ہے تو وہ بھی اپنے اندر سیکڑوں گمراہیاں لیے ہوئے ہوتی ہے۔ الغرض قوم مسلم کا صحیح علاج آج تک ان سیاسی لیڈرانِ قوم اور سیاسی مولویوں سے نہ ہو سکا۔ اور کیونکر ہو سکتا جب کہ تشخیص غلط علاج غلط اگر مرض کی صحیح تشخیص کر کے اُس کا صحیح علاج کیا جائے تو پھر ہم کیونکر فوز و فلاح نہ پائیں اور کیسے ترقی نہ کریں۔ آج کونسل کی چند کرسیوں کے لیے چند گورنمنٹی ملازمتوں کے لیے یا نام نہاد آزادی کے لیے اسلامی احکام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسلام اور پیارے اسلام نے مسلمان کو خَلِیْفَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ بنایا تھا۔ لیکن آہ! کہ آج مسلمان خدا کی عطا کی ہوئی خلافت نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ اسمبلی کی چند کرسیوں کا طالب ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک مخلوط اور مشترکہ حکومت چاہتا ہے۔ مسلمان تو اس لیے پیدا ہوا تھا کہ وہ اسلام کا پرچم لہرائے۔ توحید خداوندی کا علم بلند کرے۔ لیکن افسوس کہ آج وہی مسلمان مخلوط مذاہب کا محافظ بنکر اَدیانِ باطلہ کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے۔ اور تمام مذاہب کی مخلوط حکومت کے لیے اپنی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ علم اسلامی کو بلند کرنے کے بدلے عَلَمِ قومی کے نام سے مختلف اور متضاد مذہبوں کا علم بلند کر رہا ہے۔ اور پھر اسی دھوکے میں مبتلا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ترقی کر رہا ہوں۔ میں خود بھی اسی فریب میں تھا کہ بس نجات و ترقی اور تحفظِ دین و ایمان کا وہی راستا صحیح ہے جو حضرات لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں۔ لیکن کس زبان سے اور کہاں تک مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر نظرِ رحم فرمائی اور میں اس خوفناک و پُر فریب خواب سے بیدار کیا گیا۔ اور آج تاریکی کے عمیق غار سے نکل کر نورِ ہدایت پا رہا ہوں۔ بیشک نجات کا جو راستا [illegible]یڈرانِ قوم بتا رہے ہیں حقیقت میں وہ راستا قید کا عذاب کا اور ضلالت کا راستا ہے۔

[illegible]ل اس کے کہ میں آپ کو اُس نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے [illegible] سیدھا سادہ سوال کروں۔ اُس کا صحیح جواب دینے کے بعد آپ خود بتوفیق اللہ تعالیٰ [illegible]م حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس نورِ ہدایت کو حاصل کریں گے جس سے آج میرا [illegible]معمور ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلك۔

[illegible]ال :۔ پیارے سُنّی مسلمان بھائیو: تم کو ہندوستان کا تاج و تخت دیا جاتا ہے لیکن [illegible]شرط پر۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کے پُرانے دین اسلام و مذہب

[illegible]

... معاملہ فرمائیں۔ کیا ان کا مقصد اسی پالیسی ... [illegible]

ہے اور یقیناً ہے۔ بالخصوص مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد کا ... [illegible]

وقت کانگریس سے مختلف نہیں ہے کیونکہ کانگریس ... [illegible]

اس کی اسلام کش پالیسی اور مسلم آزار روش ظاہر و باہر ہے۔ اور

... علماء، مجلس احرار و ... [illegible] ... لیکن مسلم لیگ

"اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ لگا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو غلط راستے پر ڈال رہی ہے

کیونکہ اس کے اغراض و مقاصد ہی اسلام کے لیے خطرناک ہیں۔ اگرچہ میں خود بھی اس کا ممبر

ہو گیا تھا لیکن اب کہ مولیٰ تعالیٰ نے مجھے اس کی شرعی خرابیوں پر مطلع فرما دیا۔ جب تک مسلم لیگ

میں شرعی نقائص موجود ہیں میں اس وقت تک کے لیے اس کی ممبری سے توبہ کرتا ہوں

لیگ میں وہ شرعی خرابیاں کیا ہیں۔ آپ کو مسلمانان اہل سنت کے ... [illegible]

... فتوے سے ظاہر ہوں گی جو آگے چل کر آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ ...

... پیشوائے بلاخوف لومۃ لائم اور بغیر کسی لالچ اور چاپلوسی کے صحیح طور پر اپنا ...

ادا فرمایا۔ خدا اپنے شیروں کے اس شیر کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ناظرین کرام! میں مسلم لیگ کا مخالف نہیں ہوں۔ اور جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں ...

... لیگ کا ممبر بن گیا تھا لیکن اس کو کیا کروں کہ لیگ میں ایسے ایسے شرعی نقائص ...

... مذہب مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مسلمان کو تخت و تاج کی حاجت نہیں ہے ...

... مذہب کے ساتھ قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ اور جب مسلمان ... کامل مسلمان ہو ...

تو خود تختِ سلطنت اور تاجِ شاہی کو مسلمان کی ضرورت ہوگی۔ ناظرین کرام! آپ کو ہر ایک سیاسی انجمن اور خود مسلم لیگ اپنے ممبروں کی کثرت کا فریب دیگی۔ لیکن مسلمانو یاد رکھو کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار قرار نہیں پا سکتی۔ بلکہ اسلام کے بنیادی اصول پر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ بسا اوقات گمراہی اور حق فراموشی کے ایسے دَور آتے ہیں کہ نوعِ انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور ایسے ہی دَور سے ہماری یہ سیاسی انجمنیں گزر رہی ہیں۔ خود قرآن کریم شاہد کہ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ یعنی اے سننے والے زمین پر اکثر وہ ہیں کہ اگر تو اُن کے کہے پر چلے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ کسی معاملے میں انسانوں کی کثرت و قلت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ معاملے کی نوعیت اگر صدق و حقانیت پر مبنی ہے تو اُس کا ساتھ دیا جائے گا ورنہ ہرگز نہیں۔ اور اس لیے ہمیں چاہیے کہ گمراہوں کی کثرت پر ہم نظر نہ کریں بلکہ حق اور بصیرت کی طرف دیکھیں۔ اور اس کے لیے ہم قرآن کریم کی روشنی اور رہنمائی حاصل کریں کہ وہ نقص و عیب اور جھوٹ سے پاک ہے۔ اگر دنیا کی مخلوق ایک راستے پر چلنا چاہے اور قرآن کریم دوسرے راستے کی رہنمائی فرمائے تو یقیناً یقیناً مخلوق غلطی پر ہوگی لیکن ارشادِ قرآنی ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ کامیابی اُسی کو حاصل ہوگی جو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا اور صحیح معنی میں مسلمان ہوگا۔ اس لیے میرے بھائیو! تمام ناظرین کتاب ہٰذا سے میری اپیل ہے کہ وہ سچے پکے مسلمان بنجائیں اور احکام شرعیہ کی پابندی اپنے اوپر لازم کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی اور ترقی حاصل ہوگی۔ اگر کسی سیاسی انجمن یا کسی جماعت میں کوئی شرعی خرابی دیکھو تو اُسکی اصلاح کرو، اور اگر اصلاح نہ کر سکو یا وہ جماعت اصلاح قبول نہ کرے تو اُس سے دوری اختیار کرو۔ کیونکہ جب تک تم سرکار دو عالم سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بندگی کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈالو گے تمہاری گردن سے زنجیرِ غلامیِ کفار ہرگز دور نہ ہوگی۔ اور اگر مسلم لیگ بھی فوز و فلاح اور کامیابی چاہتی ہے تو اُس کو لازم ہے کہ وہ دامن پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھامے اور حبل اللہ المتین مضبوطی کے ساتھ پکڑے۔ لیڈرانِ قوم پہلے خود سچے کامل مسلمان بنیں

ہر کام کو قانون اتباع شریعت اسلامیہ کی اصلاح کے مطابق کر لیں [illegible]
تک و شکست فاش ہی ہوگا۔ اور بھروسہ کسی طاقت و قوت اکثریت [illegible]
کا کوئی خوف نہ ہوگا غالب رہے گا۔ پس ترقی کا آزادی کا کامیابی کا [illegible]
ترقی کا دروازہ کھلا ہوگا۔ مسلمان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اکثریت [illegible]
رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِیْنَ۔ یعنی بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر اللہ
کے حکم سے غالب ہوئی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس مسلمان تو اپنے رب [illegible]
پر بھروسہ رکھتے اور طاقت و قوت اکثریت کو خیال میں بھی نہیں لاتے۔ اکثریت کا [illegible]
مرحلہ جب درپیش ہوتا تو قرآن عظیم کبھی مجاہدین و لشکریان اسلام پر [illegible]
والے کا دشمن کے سامنے سے بھاگنے کو حرام و گناہ کبیرہ قرار دے دیا۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے اَلْـٰٔنَ
خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًاؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِۚ
وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ ابھی تم میں کس قدر کمزوری ہے تو اگر تم میں سے صبر
والے ایک سو ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ
کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تاریخ اسلام کا
مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے کہ عہد رسالت سے لے کر شاہان اسلام کے زمانے تک [illegible]
اسلام نے اسی فرمان قرآن پاک پر عمل کیا ہے ہر میدان میں باوجود قلت اہل حق کی اقلیت اہل باطل کی
اکثریت پر غالب رہی۔ تو مسلمان یقین کامل رکھتا ہے کہ فتح و نصرت و ظفر کا مدار ہرگز اکثریت
پر نہیں بلکہ جس چھوٹی سی چھوٹی اقلیت کے ساتھ نصرت خداوندی ہوگی وہ بڑی سے بڑی اکثریت
پر غالب ہی رہے گی۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو ترقی کامیابی آزادی حاصل کرنا ہے تو شریعت مطہرہ
کے اتباع کو اپنا دستور العمل و نصب العین بنائیں۔ باطل کی اکثریت کو خیال میں بھی نہ لائیں۔ اللہ
تبارک و تعالیٰ کی مدد و نصرت پر بھروسہ کریں اور ترقی و آزادی حاصل کرنے کے راستے میں
قدم اٹھائیں وہ حدود شرعیہ کے اندر ہو پھر دیکھیں کہ رب جل جلالہ کا وعدہ صادق ہے کہ وَكَانَ
حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی ہمارے ذمہ کرم پر یہ ثابت ہے کہ ایمان والوں کی مدد کریں

محض اس نیک مشورے کی بنا پر ہم مسلم لیگ کو اوس کی شرعی خرابیوں پر شرعی حجت کے ساتھ آگاہ کرتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ نے ہماری اس مخلصانہ خدمت کو شرف قبول بخشا تو خود اوس کے حق میں بہتر اور مفید ہوگا۔ لیڈران قوم کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان کیا تھے اور اب کیا ہو گئے ؟ اور کیوں اس موجودہ نکبت و پستی کے غار میں گر گئے ؟ کیا اس لیے کہ وہ تعداد میں کم ہیں ؟ نہیں۔ پھر کیا اسلیے کہ وہ نیولائٹ کی ڈکشنری میں اَن سیولائزڈ یعنی غیر مہذب اور وحشی ہیں ؟ نہیں۔ پھر کیا اس لیے کہ وہ غریب ہیں ؟ نہیں۔ پھر کیا اس لیے کہ وہ عالی دماغ نہیں ہیں ؟ نہیں۔ پھر آخر کیوں ؟ کیا سبب ہے ؟ کیا وجہ ہے ؟ سُنیے اور ذرا غور سے خیال کیجیے۔ جب نیّرِ اسلام اُفُقِ بَطحَا سے طلوع ہوا۔ فاران کی چوٹیوں سے چمکا اور آہستہ آہستہ بڑھکر دنیا جہان پر جلوہ ریز ہو گیا۔ عرب جو غیر متمدن تھے غیر مہذب تھے۔ جب مسلمان ہو گئے تو مہذب اور متمدن بن گئے۔ اور ساری دنیا کو خدا کا پیغام سُنانے کے لیے عرب کے ریگستان سے چلے۔ بے خوف اور نڈر ہو کر چلے۔ ہر قوم نے ہر ملت نے ہر مذہب نے قدم قدم پر شدید ترین مخالفت کی۔ زور سے۔ زر سے۔ اجتماعی قوت سے۔ فوجی طاقت سے آلاتِ حرب و ضرب سے اپنی اکثریت سے۔ الغرض ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو فنا کرنا و بانا چاہا۔ لیکن مسلمان۔ خدا کا فدائی۔ رسول پاک کا شیدائی۔ خدائی پیغام سنانے کا علمبردار نہ ڈرا۔ نہ گھبرایا۔ نہ ہٹا۔ بلکہ جس طرف رُخ کیا۔ جس طرف مونھ اوٹھا دیا برابر بڑھتا ہی رہا۔ بے سروسامان بے یارو مددگار۔ بے زور و بے پر مسلمان خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسا کر کے طاغوتی طاقتوں کو توڑتا۔ بادلوں کی طرح گرجتا۔ بجلی کیطرح کڑکتا۔ سیلاب کیطرح بڑھتا ہی رہا۔ قیصر و کسریٰ کی قاہر اور جبروتی سلطنتوں کو پارہ پارہ کر کے توحید کی منادی کرتا۔ اسلام کا پیغام سُناتا ساری دنیا میں پہنچا۔ کسی مصیبت۔ کسی خوف۔ کسی تکلیف کو خاطر میں نہ لایا۔ دنیا اوس سے ڈر گئی۔ مرعوب ہو گئی۔ اوس کے سامنے جُھک گئی۔ آخر کیوں ؟ کیا وہ اکثریت میں تھا ؟ نہیں۔ کیا وہ بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھا ؟ نہیں۔ کیا وہ دولتمند تھا ؟ نہیں۔ پھر کیوں دنیا ہی تخت و تاج اوس کی ٹھوکر میں آ گئے ؟ کیوں دنیا کی فوجی اور اجتماعی قوت اوسکے سامنے جھک گئی ؟ اس لیے اور صرف اسی لیے کہ وہ سچا مسلمان اور کامل مسلمان تھا۔

میرے پیارے مسلمان برادران اور حضرات لیڈران ! اگر تم عہد ماضی کا کھویا وقار حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر دنیا کے حکمران بننا چاہتے ہو۔ تو اوٹھو۔ خواب سے بیدار ہو جاؤ۔

کافر کہا گیا اگر فی الواقع شرعاً ... باللہ

مسلم لیگ میں شریک وشامل ہوتے ہوئے بھی بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ

تعالیٰ تو جس قدر مسلمانان اہلسنت پر ثابت ومستقیم ہیں اونکو کافر کہنا بحکم قرآن عظیم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عقائد حقہ اہلسنت

حرام اور بحکم حدیث کریم کفر واخبث الآثام ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْمَلِکِ الْمُنْعَامِ۔ کہا تو یہ گیا تھا کہ

مسلم لیگ میں کفار ومبتدعین بھی شریک وشامل ہیں اور کفار ومرتدین ومبتدعین کے ساتھ مجالست

ومخالطت جو اونکے ساتھ مؤانست کی طرف منجر ہو شرعاً حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی اور تم ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تمھیں چھوئیگی۔ مگر مفتریوں

نے اس حکم شرعی کو کذب وافترا کے سانچے میں ڈھالکر یوں بنا لیا کہ جملہ ممبران وشرکائے مسلم لیگ کافر

ہیں اور مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ان فتنہ پردازوں سے

اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۵ واللہ تعالیٰ

ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

(جواب سوال دوم) شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار ومشرکین کی ایک جماعت ہے جسکا مخالف احکام

شرعیہ ومنافی اصول دینیہ ہونا اوسکی کارروائیوں سے ظاہر وباہر ہے۔ کہیں زبان اُردو مٹانے کا زور۔

کہیں کفریہ وشرکیہ ترانۂ بندے ماترم کا شور۔ کہیں مسلمان بچوں کو ودیا مندر میں لیجاکر اون سے

سرسوتی دیوی کی پوجا کرانے کی کوشش۔ کہیں تثلیثی رنگ کے کانگریسی جھنڈے کی تعظیم وتکریم کرانے پر

جوشش۔ کہیں اسکولوں کی تعلیمی کتابوں میں سے پیشوایان اسلام کے تذکرے نکالکر اون کی جگہ

مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف وتوصیف داخل کرانے کا جوش۔ کہیں ہندوؤں کی مطلق العنان

حکومت ہندوستان میں قائم کرنے کا خروش۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار ومشرکین

کی ایک جماعت ہے۔ اوسمیں مسلمان کہلانے والے جو شامل ہیں عموماً غدار مذہب اور دین فروش

ہیں جو حطام دنیا کے عوض کانگریس کے ہاتھ بک چکے ہیں اور اپنے مہاتما (روح اعظم) گاندھی

کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان مسلمان کہلانے والے ممبران وحامیان کانگریس میں

حسین احمد اجودھیا باشی وشبیر احمد دیوبندی اور نائب عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری کے متبعین وہابیہ

دیوبندیہ مرتدین کا اور مسٹر ابوالکلام آزاد وعبدالغفار خان سرحدی گاندھی کے معتقدین نیچری ملحدین ہی کی اکثریت

ہے شدید ضرورت تھی کہ مخالفین اسلام کے حملوں سے اسلام و مسلمین کو بچانے کی ...

ہوتی۔ ایسے نازک دورِ فتن اور ایسے شدید زمانۂ محن میں مسلم لیگ اُٹھی اور اُس نے حفاظتِ مظلوم مسلمین و دفاعِ اعدائے دین کا دعوی کیا اور غریب و مظلوم مسلمانوں نے اُسکو اپنا ملجأ و ماوٰی سمجھکر اُس کا ساتھ دیا۔ ہمیں بھی مسرت ہوئی کہ لیڈرانِ قوم جو کل تک ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں متوالے تھے اور اسی نشے کی چڑھتی ہوئی ترنگ میں اونھوں کیسے کیسے ایمان سوز و اسلام کُش افعال کر ڈالے تھے۔ اب ہوش میں آنے لگے ہیں۔ اور کفار و مشرکین سے محبت و موالات و اتحاد و مواخات کی حرمت و ناجوازی کے جو احکامِ الٰہیہ و ارشاداتِ نبویہ پچھلے دورِ گاندھویت میں ہم نے اونکو سنائے تھے آج وہ خود بھی وہی فرامین شرعیہ قوم مسلم کو سنانے لگے ہیں اور اپنے پچھلے اسلام کُش و ایمان سوز کرتوتوں پر پچھتانے لگے ہیں۔ مگر جب مسلم لیگ کے دستورِ اساسی کو منگا کر دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ او سکے وہ اغراض و مقاصد جن کو بروئے کار لانے کے لیے مسلم لیگ کی بنا ہوئی ہے۔ جنکو پورا کرنے کے لیے لیگ اوٹھی ہے جنکی تایید کا حلفی اقرار نامہ لکھدینے کے بعد ہی کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے، وہی اصول شرعیہ و احکام اسلامیہ کے مُضاد و مخالف بنائے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اوّلاً:۔ مسلم لیگ اپنا سب سے پہلا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کے اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کی جائے۔ یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اور اوسکا یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کرا لیا جائے اور پھر ہندوستان کی تمام قوموں کے باہمی اتفاق سے جمہوری سلطنت قائم کیجائے جسکی کونسل میں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کے ہر مذہب و قوم کے نمائندے شامل کیے جائیں جس کے دستور میں مسلمانوں، سکھوں، اچھوتوں، پارسیوں، ہندوستانی عیسائیوں، ہندوستانی یہودیوں وغیرہم کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائے یعنی لیگ جو مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے اون سے لیگ کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ایسی آزاد جمہوری سلطنت قائم ہو جو مذکور ہوئی۔ اب ملاحظہ ہو کیا اسلام و قرآن و رسول و رحمن جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی ہٰذَا الْحَبِیْبِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ نے بھی مسلمانوں کی مالی و جانی قربانیوں کا یہی مقصد بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک کونسل کی حکومت ہو جس میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں ہندوؤں پارسیوں یہودیوں

عیسائیوں سکھوں اچھوتوں کے ممبران شامل ہوں اور وہ سب کثرت رائے سے فرمانروائی کریں

حَاشَ لِلّٰہِ۔ ہرگز نہیں۔ قرآن پاک تو مسلمانوں کی قربانی مال و جان کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ

حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ یعنی اللہ کے راستے میں یہاں تک مالی و

جانی قربانی پیش کرو کہ کفر و شرک باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور فرماتا ہے۔

حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّ ھُمْ صَاغِرُوْنَ ۝ یعنی اللہ کے راستے میں مالی و جسمانی

قربانیاں پیش کرو یہاں تک کہ کفار ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ قرآن پاک نے مسلمانوں

کی مالی و جانی قربانیوں کا مقصد صرف یہی قرار دیا ہے کہ سب کفار مسلمان ہو کر ابدی عیش و راحت

اور دوامی حقیقی صحیح و مفید واقعی نعمت آزادی کامل سے دارین میں کامیاب اور بہرہ مند

ہوں۔ اور اگر اپنی بدعقلی اور اغوائے شیطانی سے خود اپنی منفعت کو ٹھکرا دیں تو ایسے گمراہوں

کی گمراہی کا ضرر دوسرے بے قصور فرمانبرداروں تک پہنچنے سے روک دینے کے لئے ان پر یہ حکم

نافذ کیا جائے کہ سلطنت اسلامی کو جزیہ دیکر ذلیل و مقہور ہو کر رہیں۔ مگر مسلم لیگ ایسی حکومت

کے قیام کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانی چاہتی ہے جسمیں ہر کافر مشرک مرتد کو پوری آزادی

و خودسری حاصل ہوگی۔

ثانیاً:۔ بلکہ تناسب آبادی کے لحاظ سے کفار و مشرکین کو بھی مسلمانوں پر حکومت و فرمانروائی

حاصل ہوگی۔ کیونکہ کونسل میں ہر قوم کی مردم شماری کے اعتبار و تناسب سے اسکے ممبر شامل ہونگے

پھر کونسے دین و قرآن نے اسے جائز رکھا ہے کہ خود مسلمانوں پر کفار و مشرکین و مرتدین کی

حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمان اپنی جانی و مالی قربانیاں دیں۔

ثالثاً:۔ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کی مردم شماری آٹھ کروڑ اور مشرکین کی بائیس کروڑ

بتائی جاتی ہے تو کونسل میں مسلمانوں کے آٹھ اور مشرکین کے بائیس ممبر ہوں گے۔ اور جبکہ کثرت

رائے پر فیصلے کا مدار ٹھہرا تو مشرکین ہی کی حکومت ہوگئی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

رابعاً:۔ یہ کہنا کہ اوس جمہوری حکومت کے دستور میں مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت

ملحوظ رکھی جائیگی صرف سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کو بہلانے پھسلانے کی خاطر ہے۔ ورنہ

کیونکر کہا سکتا ہے کہ جب مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور مشرکین کے کفری شعائر باہم متصادم ہونگے

تو اوس وقت مشرکین باوجود اپنی اکثریت کے اپنے شعائر کفر کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کیلیے

چھوڑ دینا گوارا کرلیں گے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نقصان رسانی میں کوتاہی نہ کرینگے۔ تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا ان کی دلی تمنا ہے۔ دشمنی تو ان کے مونھوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو عداوت ان کے سینوں میں چھپی ہے وہ اور سخت ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں اگر تم عقل رکھتے ہو اس روشن و واضح ارشاد قرآنی کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص یہ امید رکھتا ہے کہ سوراج حاصل ہو جانے کے بعد مشرکین اپنے عہد و پیمان کا لحاظ کر کے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے مقابلے میں اپنے شعائر کفریہ کو چھوڑ دینا گوارا کرینگے وہ درحقیقت قرآن عظیم کو جھٹلاتا ہے اور اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

خامسًا۔ مسلم لیگ نے اپنا مقصد صرف مسلمانوں ہی کے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں بتایا بلکہ سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہ جملہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کو بھی اپنا مقصد اولین ٹھہرایا۔ تو کیا چمار بھنگی وغیرہ اچھوت ہندو اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی معبودیت کی تبلیغ کرنے کو اپنا مذہبی حق نہیں بتائینگے۔ کیا سکھ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے پرچار کو اپنا مذہبی حق نہیں ٹھہرائینگے۔ کیا پارسی لوگ آگ اور سورج کی پرستش اور یزدان خالق خیر و اہرمن خالق شر دونوں کی خدائی کے اعلان کو اپنا مذہبی مفاد نہیں کہینگے کیا ہندوستان کے نصاریٰ و یہود سیدنا عزیر و سیدنا عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے ابن اللہ ہونے کی تبلیغ کو اپنا مذہبی حق مذہبی مفاد نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ ان سب ادیانِ باطلہ کے متبعین کیا اس امر کی اشاعت کو اپنا مفادِ مذہبی نہیں تصور کرینگے کہ اسلام جھوٹا دین ہے اسکو چھوڑ کر ہمارے دین ہمارے دھرم کو قبول کرلو والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری حکومت قائم کرلینے کے بعد ان تمام کفار و مشرکین کے ان کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اولین بتا رہی ہے۔ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرا رہی ہے۔ یہ کس قدر شدید مخالفت قرآن اور کیسی کھلی ہوئی منافاتِ ایمان ہے۔ قرآن عظیم نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد کفر مٹانا اسلام کا پھیلانا

بتایا۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک کی حفاظت وحمایت کرنا بھی ٹھہرایا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ یعنی اور نیکی و پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ جب گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام اور گناہ وظلم ہے تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام و شرک و کفر ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سادساً:- مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی وحفاظت کرنا اور لیگ کی کارروائیوں کارگزاریوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے یا گورنمنٹ مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو۔ اسی بناپر قادیانی و نیچری و دیوبندی وغیر مقلد و رافضی و بابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم سارے کے سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین لیگ کے مذہب میں سب مسلمان ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے راشدین ثلثہ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اونکی پاک مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیسا کہ لکھنؤ میں مشاہدہ ہورہا ہے) اور حضرات اہل بیت کرام سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا و سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہینگے کہ متنبی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی اوچھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد جدید نبیوں کی پیدائش کے جائز ہونے کی اشاعت کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے شراب پی سکتا ہے

ظلم کر سکتا ہے۔ جاہل ہو سکتا ہے اور اس امر کا فتویٰ دینا کر وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے۔ یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹ بول چکا یہ سب ہمارا مذہبی حق ہے۔ غیر مقلدین ادبھرینگے کہ اس امر کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں مذہبوں کے مقلدین سبکے سب کافر و مشرک ہیں۔ نیچری کو دیکھئے کہ پیر نیچر سید احمد خان کولی علیگڈھی نے جو کچھ اپنی تفسیر القرآن میں لکھا ہے کہ پیغبروں نے اپنی امتوں کے سامنے جو کلام الٰہی پیش کیا وہ کلام الٰہی ہرگز نتھا بلکہ وہ سب اونھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح اونھیں کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھر اونھیں کے دلوں پر نازل ہو گئے۔ جبرئیل کسی ہستی کا نام نہیں۔ فرشتوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ جیسے پاگل اپنی دماغی بیماری کے سبب یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا ہوا مجھ سے باتیں کر رہا ہے اور حقیقت میں وہاں کسی کا وجود نہیں ہوتا وہ سب اوسی پاگل کے خیالات ہیں۔ اسی طرح لوگوں کی روحانی تربیت میں مصروف ہونے کے سبب پیغمبر بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جبرئیل خدا کا یہ کلام لائے۔ فرشتوں نے مجھے خدا کا یہ پیغام پہنچایا۔ اور درحقیقت نہ جبرئیل کا وجود ہے نہ کسی اور فرشتے کا۔ بلکہ وہ سب اوسی پیغمبر کے دل کے خیالات ہیں جو پیغمبر کو فرشتوں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ جنت و دوزخ کے ثواب و عذاب کی تفصیلات جو قرآن عظیم و حدیث کریم میں بیان کی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ جنت و دوزخ کی حقیقت محض روحانی مسرت روحانی صدمے کے سوا اور کچھ نہیں۔ انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے جملہ معجزات جو موجودہ زمانے کی سائنس کے خلاف ہیں سب جھوٹے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریۂ نیچریہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ خاکساری کہیں گے کہ عنایت اللہ مشرقی نے اپنی ناپاک ملعون کتاب "تذکرہ" میں جو کچھ کفر و ارتداد بکا ہے کہ اسلام کسی دین و مذہب کا نام نہیں۔ اسلام صرف اسی کا نام ہے کہ دنیا میں سلطنت حاصل کی جائے۔ جو قوم جس وقت دنیا میں حکمران ہو بس اوس وقت وہی قوم مسلم و مومن ہے خواہ وہ ہندو ہو یا نصرانی یا یہودی یا پارسی یا دہری۔ اور چونکہ دنیا کے اکثر حصوں پر اس وقت یورپ کے نصاریٰ کی سلطنت ہے لہذا اس وقت یہ یورپین لوگ ہی مسلمان و اہل ایمان ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اوسکے نائب ہیں۔ اکثر فرشتے انگریزوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریہ خاکساریہ کی اشاعت و تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ چکڑالوی پکارینگے کہ جو عقائد میرے فرقے کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بس صرف ایک پوسٹمین کے

برابر ہیں اُس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بندون کو پہنچا دیا۔ اب ہماری نجات کے لیے بس یہی کافی ہے کہ قرآن عظیم جس طرح ہماری سمجھ میں صرف اوسکا پر عمل کریں۔ تمام احادیث نبویہ ردّی کی ٹوکری میں پھینکدیے کے قابل ہیں۔ اِن تمام عقائد کفریہ چکڑالویہ کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ بابی اور بہائی چیخینگے اور چلائینگے کہ جو عقائد ہمارے گروہ کے ہیں کہ باب اللہ ایرانی خدا کا اوتار تھا۔ بہاؤ اللہ ایرانی پیغمبر اور رسول تھا۔ اونکی کتاب جس کا نام "مقدس" ہے وہ کلام الٰہی ہے۔ کتاب "مقدس" نے قرآن عظیم کو منسوخ کر دیا۔ اور بابیت وبہائیت نے دینِ اسلام کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اِن تمام عقائدِ کفریہ بابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ تو مسلم لیگ کا یہ مقصد ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی جانی ومالی قربانیوں سے جب اوسے جمہوری حکومت حاصل ہوجائیگی تو وہ ان عقائدِ کفریہ دیوبندیہ وغیر مقلدیہ وقادیانیہ ونیچریہ وخاکساریہ وچکڑالویہ ورافضیہ وخارجیہ وبابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کو ترقی دیگی۔ اور اس تبلیغ کفریات کی حفاظت کریگی والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔ قرآن عظیم فرماتا ہے۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَاۙ ۝ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ﳲ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعَا ۝ یعنی اے محبوب منافقوں کو خوشخبری دیدو کہ اونکے لیۓ دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو سوا دوست بناتے ہیں۔ کیا اونکے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں تو بیشک ساری عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے اور بیشک تم پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرمادیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور اونکے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو تم اون لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ لوگ کسی اور بات میں مشغول ہوجائیں اگر تم نے اس حکم پر عمل نہ کیا تو بیشک اوسوقت تم بھی اونھیں کے مثل ہو۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ ملاحظہ ہو جو لوگ کفریات بکنے والوں کے ساتھ بیٹھیں اور بغیر کسی عذر ومجبوری شرعی کے کلماتِ کفر سُنکر اونپر خاموشی اختیار کریں اونکو بھی اللہ عزوجل نے کفر بکنے والوں ہی کیطرح کافر بتایا۔ تو لیگ کی جو حکومت جمہوریہ ان کفریات ملعونہ

کی تبلیغ واشاعت کو ترقی دیگی تبلیغ کفر وشرک کی حفاظت کریگی وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر کوئی لیگی لیڈر اس عبارت کی یوں تاویل کرے کہ مسلمانوں کے مذہبی حقوق ومفاد سے صرف وہی حقوق ومفاد مراد ہیں جن کی کفار مجاہرین مجوس وہنود و نصاری ویہود مخالفت کرتے ہیں۔ لیگ اپنی حکومت جمہوریہ کے دور میں مسلمانوں کے صرف ایسے ہی حقوق ومفاد کو ترقی دے گی اور فقط ایسے ہی حقوق ومفاد مسلمین کی حفاظت کرے گی جو ہندوؤں مجوسیوں یہودیوں نصرانیوں کے مخالف ہوں گے۔ **تو اب سوال یہ ہے** کہ یہ کفار ومرتدین جو لیگ کے نزدیک ہندوستانی مسلمانوں میں شامل ہیں جب حکومت جمہوریہ لیگیہ سے اپنے اپنے مذہبی حقوقِ کفریہ کا مطالبہ کرینگے تو لیگ اوسوقت کیا فیصلہ دے گی۔ تین ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو بعض فرقوں کو اونکے عقائد مخصوصہ کی تبلیغ واشاعت کی اجازت دیگی اور بعض فرقوں کو اونکی تبلیغ مذہبی سے روک دیگی یا سب کو اجازت دیگی۔ یا سب کو ممانعت کردے گی۔ شقِ اول میں ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی۔ جب لیگ کے نزدیک تمام کلمہ گو فرقے سب کے سب مسلمان ہیں تو بعض کو اجازت دینا بعض کو منع کرنا کیا معنے رکھیگا۔ شقِ ثانی میں کفریات وشرکیات والحادیات شائع کرنے والی ہوگی۔ شقِ ثالث میں سُنّی مسلمانوں کو بھی اونکے اون تمام عقائد حقہ ضروریہ دینیہ کی اشاعت وتبلیغ سے روک دیگی جو کسی بدمذہب کلمہ گو فرقے کے عقائد کفریہ کے منافی ومخالف ہوں گے۔ تو مسلمانان اہلسنت کو اونکے ایمانیات ومعتقدات حقہ کی اشاعت واعلان سے روکنے والی ٹھہرے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ یعنی اور کافروں نے مسلمانوں سے یہی بات تو ناپسند کی کہ عزت والے ستودہ اللہ پر ایمان لائیں جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر خبردار ہے۔ آیت کریمہ نے بتادیا کہ مسلمانوں کو اونکے عقائد ایمانیہ کے اعلان سے روکنا کافروں کی شان ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سابعاً:۔ مسلم لیگ اپنا تیسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں سے دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا۔ مسلمانوں کو کافروں مشرکوں کے ساتھ دوستی رکھنا اونکے ساتھ اتحاد کرنا شرعاً حرام قطعی یقینی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بتایا۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک کی حفاظت و حمایت کرنا بھی ٹھہرایا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ یعنی اور نیکی و پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ جب گناہ و ظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام اور گناہ و ظلم ہے تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام و شرک و کفر نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سادساً:۔ مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی و حفاظت کرنا اور لیگ کی کارروائیوں کارگزاریوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے یا گورنمنٹ مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو۔ اسی بنا پر قادیانی و نیچری و دیوبندی وغیر مقلد و رافضی و بابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم سارے کے سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین لیگ کے مذہب میں سب مسلمان ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے راشدین ثلٰثہ سیدنا ابو بکر صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمٰن غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اونکی پاک مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیسا کہ لکھنؤ میں مشاہدہ ہو رہا ہے) اور حضرات اہل بیت کرام سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا و سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہینگے کہ متنبی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی اوچھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بعد جدید نبیوں کی پیدائش کے جائز ہونے کی اشاعت کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی اونکے ساتھ دوستی کریگا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْاؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَ لَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ یعنی بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اون پر داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس وجہ سے کہ اونھوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ سرکشی کرتے تھے۔ وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اُن بُری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے جو اونھوں نے کیں۔ بیشک بُرے وہ کام جو وہ لوگ کرتے تھے۔ (اے محبوب) اون میں سے بہت لوگوں کو تم دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بیشک بُرا ہے وہ جو اونکے لیئے اونکے نفسوں نے آگے بھیجا یہ کہ اللہ نے اونپر غضب فرمایا اور وہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ اللہ اور نبی پر اور اوس کلام پر جو نبی کی طرف نازل کیا گیا ایمان رکھتے ہوتے تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن اون میں سے بہتیرے بے حکم ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَـكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو غیروں کو رازدار مت بناؤ وہ تم کو نقصان پہنچانے میں کچھ بھی کمی نکریں گے۔ تمھارا مصیبت میں مبتلا ہونا اون کی دلی تمنا ہے۔ بے شک دشمنی تو اون کے مونھوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جس عداوت کو اون کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے۔ بیشک ہم نے تمھارے لیئے نشانیاں بیان فرمادیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ جسے کفار کے ساتھ دوستی رکھنے اون کے ساتھ اتحاد کرنے کی حرمت وناجوازی کی تفصیل دیکھنی ہو وہ

حضور پر نور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مقدسہ المحجۃ المؤتمنہ فی اٰیۃ الممتحنہ ۱۳۳۸ھ و الطاری الداری لھفوات عبد الباری و نابع النور علی سوالات جبلفور۔ اور حضرت بابرکت تاج العلماء سراج الوفاء مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سیدنا شاہ سیدی وسندی و مخدومی اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالہ مبارکہ برکات مارہرہ و مہمات بدایون اور فقیر کے رسالہ قہر القہار علی اصول الکفار ھند ھویز الکفار یا فقیر کے تازہ رسالہ مسمی بنام تاریخی راز سیرت کمیٹی کی طرف رجوع لائے واللہ الموفق۔ اور خود یہی لیگی لیڈران اپنے اسی لیگی دور میں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام و مسلمین کو کانگریس کے ہاتھوں سے اس وقت جو کچھ اذیتیں مضرتیں پہنچ رہی ہیں سب اوسی خلافتی دور کے گاندھویت والے ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہیں۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ کے ظہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا اقرار کرتے ہوئے بھی اوسی قطعی حرام و مُضِر و منافی اسلام ہندو مسلم اتحاد نامراد بد انجام کو لیگ کے مقاصدِ اَساسیہ میں داخل کرنا کیسی شدید منافاتِ قرآن اور کتنی سخت مخالفتِ مُلک و دیان اور کس قدر کھلی ہوئی مُشاقتِ حبیبِ رحمٰن ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

ثامناً:۔ مسلم لیگ کے مقاصد اَساسیہ میں جو شرعی خرابیاں ہیں یہاں تک تو اون کا مجمل بیان تھا۔ اب ملاحظہ فرمایئے کہ اِن مقاصد اَساسیہ کے ماتحت لیگی لیڈران نے وہ وہ ناگفتنی باتیں بکیں اور لوگوں سے بکوائیں ایسی ایسی ناکردنی حرکات کیں اور عوام سے کرائیں جن پر شریعت مطہرہ کی زبان سے الامان الامان کی صدائیں آئیں۔ وہابیہ دیوبندیہ کا مذہبی پیشوا اشرفعلی تھانوی جس نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر علم غیب کی دو قسمیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کر کے کل علم غیب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے نقلی و عقلی دلیلوں سے بزعم خود باطل ٹھہرا کر بعض علم غیب کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے تسلیم کیا مگر ساتھ ہی لکھ دیا کہ

اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ یعنی یہ بعض علم غیب جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چار پایے کو بھی حاصل ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ تھانوی جس نے بڑھاپے میں ایک کمسن عورت سے شادی کی اور جب اس پر اعتراض ہوا کہ یہ تو اوس کم عمر عورت کی زندگی کو برباد کرنا ہے۔ پہلی رفیقِ زندگی کے موجود ہوتے ہوئے اس ضعیفی و پیری میں اس نوجوان عورت کے ساتھ شادی کی کیا حاجت تھی تو اس کے جواب کے لیے اوس نے پرچۂ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں ایک رسالہ الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ شائع کیا اوس میں لکھا ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں معاً میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا (کہ کمسن بی بی ملیگی) اس مناسبت سے کہ جب حضور نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو آپکا سنِ شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔ کوئی بھنگی چمار بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھکر یہ تعبیر ہرگز نہ دیگا کہ اسی سن و سال کی بی بی مجھے مل جائیگی۔ مگر یہ تھانوی کی غیرت ایمانی ہے کہ حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تشریف لانے کا خواب گڑھکر اوسکی تعبیر یہ دیتا ہے کہ کمسن عورت ملیگی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور خواب و تعبیر دونوں کے درمیان ناپاک وجہ تو دیکھیے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے سنِ اقدس کو اپنے ہولناک بڑھاپے کے مثل ٹھہراتا ہے۔ اور حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کم عمری کو اپنی مرغوبہ کی کمسنی و نوخیزی کے مثل بتاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جس کے مُرید نے خواب میں لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھا اور جاگتے میں ہوش و حواس کے ساتھ اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرفعلی پڑھتا رہا۔ اور دن بھر اسی خیال میں مبتلا رہا کہ اشرفعلی تھانوی رسول و نبی ہے۔ تھانوی نے اوسکو توبہ و تجدید اسلام کی نصیحت کے بدلے اسی خیال پر جمے رہنے کی اوس کو تلقین کی۔ چنانچہ

رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ کے صفحہ ۳۵ پر صاف لفظوں میں اوس مرید کو لکھا اِس
واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ یعنی نہ توبہ
کی تم کو ضرورت نہ تجدید اسلام کی کچھ حاجت۔ بلکہ تم نے جو مجھ کو دن بھر نبی و رسول کہکر
میرا کلمہ اور مجھ پر درود پڑھا اِس میں اِس بات کی تسلی ہے کہ تمہارا پیر تھانوی متبع سنت ہے
پھر اس واقعہ کو چھاپکر شائع کیا تاکہ اور مریدین بھی اسی راستے پر آئیں۔ جن لوگوں کو پیر
تھانوی کے متبع سنت ہونے کے متعلق تسلی حاصل کرنی ہو وہ سب کے سب لا الٰہ الا اللہ
اشرفعلی رسول اللہ اور اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرفعلی کو اپنا
وظیفہ بنائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جو اپنے اقوال کفریہ کے سبب بحکم
فتاوائے عرب و عجم مندرجۂ کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف و رسالہ مبارکہ
الصوارم الھندیہ شرعاً ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو شخص اوسکے اقوال کفریہ پر یقینی
اطلاع پانے کے بعد بھی اوسکے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ
کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اوسی تھانوی
کو لیگیوں کی تقریروں تحریروں میں شیخ الاسلام تھانہ بھون کہا جاتا ہے (اخبار الامان
۵۔ اپریل ۱۹۳۸ء) حکیم الامۃ لکھا جاتا ہے (اخبار الامان ۹۔ فروری ۱۹۳۹ء وغیرہ و
اخبار وحدت مؤرخہ ۸۔ فروری ۱۹۳۹ء) لیگ کے اجلاس میں تھانوی کا پیغام خاص احترام
واہتمام سے لیا اور سنا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) اوسی تھانوی کے
مرید مظہر الدین شیرکوٹی جو تھانوی کو اوسکے اون اقوال کفریہ کے باوجود اپنا مرشد اور
مقتدائے اسلام و معظم دینی مانتے تھے جو سہ شنبہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو دہلی میں قتل
کیے گئے اونکو شہید ملت کا خطاب دیا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ مئی ۱۹۳۹ء وغیرہ)۔
لیگ کے جلسے میں حضرت مولٰنا اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں (اخبار الامان
۵۔ اپریل ۱۹۳۸ء) مسٹر محمد علی جناح قائد اعظم (اخبار الامان ۱۳۔ مئی ۱۹۳۹ء وغیرہ
اور سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۸ء) اور ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر بنائے
جاتے ہیں (اخبار وحدت ۱۵۔ فروری ۱۹۳۸ء وغیرہ) سنہ ۱۹۲۰ء و سنہ ۱۹۲۱ء کے خلافتی
دور کے گاندھویت والے اسلام کش و ایمان سوز ہندو مسلم اتحاد کی یاد میں ترانے گائے جاتے ہیں

(اخبار الامان ۵ دسمبر ۱۹۳۷ء) ہندوؤں کے ساتھ دوستانے یارانے برادرانے منائے جاتے ہیں (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء و ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) ایسی صورت میں جو لوگ ساڑھے تیرہ سو برس والے پرانے سچے مذہب اہلسنت پر بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ثابت و مستقیم ہیں۔ وہ اس مسلم لیگ کی شرکت و ممبری کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ فقیر جیسے ہیچ میرز اور پرانے زمانے کے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے ماننے والوں کو بھی اپنے دائرۂ عمل میں شریک کرنا چاہتی ہے تو لیگی لیڈران اپنی مسلم لیگ کو شرعی خرابیوں سے جن کی اجمالی تفصیل حضرت بابرکت تاج العلماء سراج الرفاء سیدی و سندی و مخدومی مولنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ تاجدار سجادۂ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ نے اپنے فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری میں اور فقیر نے اپنے اس فتوے میں لکھی ہے پاک کر دیں۔ مسلم لیگ کو حقیقی شرعی معنے میں سچی مسلم لیگ بنا دیں۔ پھر ہم غربائے اہلسنت بتوفیق اللہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر طرح مسلم لیگ کی جائز و مفید خدمتگزاری کے لیے حتی الوسع حاضر ہیں۔ والموفق ہو اللہ تعالیٰ۔

تاسعًا:۔ لیگیوں کا یہ کہنا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد کا مطلب میونسپلٹی و اسمبلی میں شرکت کی طرح صرف دنیوی معاملات میں اتفاق ہے، صریح فریب دہی اور کھلی عیاری ہے۔ لیگ کے قائداعظم صاحب کو علیگڈھ میونسپل بورڈ کی طرف سے سپاسنامہ پیش ہوتا ہے جسمیں لکھا جاتا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہماری تمام قومی سماجی اور ملکی ترقیوں کا سنگ بنیاد ہے۔ اسکے بعد لکھا جاتا ہے کہ ہم نہایت فراخ دلی سے مسز سروجنی نائیڈو کے ان الفاظ کی تائید کرتے ہیں کہ مسٹر محمد علی جناح ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر ہیں (اخبار وحدت ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء) اور لیگ کے قائداعظم صاحب نے اس ایڈریس کا جو جواب دیا اوسمیں اس تمام مضمون پر یہ کہکر رجسٹری کر دیتے ہیں کہ ہمیں یہ ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان کا کچھ نہ بن سکیگا (اخبار وحدت ۱۵۔ فروری ۱۹۳۸ء) کیا ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام یعنی سب کی سب قومی اور جماعتی اور ملکی ترقیوں میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا ذرا سا بھی دخل نہیں اور اسلام کو مسلمانوں کی

ان ز قیوں سے تھوڑا سا بھی علاقہ نہیں۔ اور کیا مسلمانوں کا پاک دین اسلام ہندوستان کا کچھ بھی
نہیں۔ تو لیگیوں کے قائد اعظم صاحب کو دیئے ہوئے اونکے اوس مسلم و مقبول اڈریس سے اور خود
لیگ کے قائد اعظم صاحب نے جو اوسکا جواب دیا اوسکی اِن تعلیمات سے صاف واضح ہو گیا کہ لیگ کے
نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام تر سود و بہبود کا مدار اور خود مسلمانوں کے
پاک دین اسلام کی بھی ترقی وبقا و حفاظت کے لیے ضروری اور لازمی درکار ہے جس کے بغیر یہاں کے
مسلمان کسی قسم کی کوئی قومی جماعتی اور ملکی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور بقول لیگیوں کے قائد اعظم صاحب
کے ہندوستان میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا بھی بغیر اوس ناپاک اتحاد کے کچھ نہ بن سکیگا۔ اور
اس سے روشن ہوا کہ لیگ یہاں کے مسلمانوں کے جملہ قومی اور ملکی اور جماعتی امور اور خود مذہبی
امور میں بھی اونکا کفار مشرکین کے ساتھ اتحاد چاہتی ہے۔ اور سنیے لیگی اخبار وحدت ۳۰۔ جنوری
۱۹۳۹ء نے لیگ کی تائید میں محمد الیاس صاحب کا ایک طویل مضمون شائع کیا جس میں مضمون نگار
نے اسی ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے اسے ہندوستان کی ساری سود و بہبود کا مدار ٹھہراتے
ہوئے لکھا ہندو مسلمان کے اتحاد کا دوسرا نام ہندوستان کی آزادی ہے اس کے بعد اس امر کو ثابت کرنے
کے لیے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مذہبی اتحاد یعنی کفر و اسلام اور شرک و توحید اور ظلمت و
نور اور اندھیرے اوجالے کا باہم متحد ہو جانا بھی ممکن بلکہ واقع ہے اس طرح ناپاک دجالی اور
عیارانہ کوشش میں سرمارا کہ مانا کہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے اور اسمیں بسنے والی
اقوام کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اونکے مذہب کا تحفظ انتہائی ضروری ہے
اور اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو یہ شے کچھ مشکل نظر نہیں آتی اسلیے کہ اونمیں سے ایک کے مذہب
کا تحفظ دوسرے کے مذہب کے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً یہ کہ اگر ہندوؤں کو اپنے
مندروں میں بتوں کی پوجا کا قطعی حق حاصل ہے تو مسجد میں مسلمانوں کی نمازیں اس سے خراب
نہیں ہو سکتیں اور مسجد میں آواز اذان مندر کے بتوں کی شکستگی دل کا باعث نہیں بن سکتی۔ تو پھر
یہ بےچینی کیوں۔ اس اضطراب کے کیا معنے۔ اگر ہم تھوڑی سی سنجیدگی سے کام لیں تو اسکا راز آسانی
سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے۔ اور ہمارے اندر رواداری کا زبردست
فقدان ہے۔ اور وہ تمام مصائب جن سے آج ہمارا ملک دوچار ہے اسی تنگ نظری کا نتیجہ ہیں۔ کیا
اب بھی کوئی شبہہ رہگیا کہ کفار و مشرکین سے ساتھ اتحاد سے لیگ اور لیگیوں کی مراد مسلمانوں کا کفار

و مشرکین کے ساتھ باہم۔ گھل مل کر ایک ہو جانا اور خالص مذہبی امور تک میں اتحاد ہے جسکے ممکن اور واقع بنانے کے لیے کیسی ناپاک دجالی سے ہندو دھرم اور مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بعض ایسی باتوں کی مثالیں پیش کر کے جو نظرِ عوام میں بظاہر بیک وقت جمع ہو سکتی ہیں ہندو دھرم اور اسلام دونوں کے باہم کلیۃً اور مطلقاً متحد ہو سکنے اور متحد رہ سکنے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ لیگی اتحادی صاحب کی پیش کردہ مثالوں میں بھی واقعات اور شرعی اسلامی احکام کے مدِنظر جیسا کچھ ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے وہ اگر لیگی اتحادی صاحب کو نہ سوجھا تھا تو کیا انھیں یہ بھی نہ سوجھا کہ اسلام صرف اتنی ہی بات کا نام نہیں کہ مسجد میں اذان دیکر نماز پڑھ لی جائے۔ ہندو دھرم فقط اسی میں منحصر نہیں کہ مندروں میں بتوں کی پوجا کر لی جائے۔ بلکہ دونوں میں اور بھی بہت سے ایسے شعائر و مراسم و احکام ہیں جو نظرِ عوام میں بھی کسی طرح ایک جگہ ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ذبح و قربانی گاؤ کہ اسلام تو اسے اپنا شعار مانتا ہے۔ بخلاف اسکے گائے کے پوجاری مشرکینِ ہند اسکا قطعاً انسدادِ کلی چاہتے اور گائے کی قربانی گائے ذبیحے کے بالکل روک دینے کو اپنا ضروری مذہبی حکم محکم مانتے اور ذبح و قربانی گاؤ کو اپنے دھرم کی ایسی شدید ہتکِ شان سمجھتے ہیں جسکے غیظ و غضب کی اندھا دھند میں وہ ... کیا کیا کچھ ظلم و ستم غریب بےقصور مسلمانوں کے جان و مال عزت و ناموس مساجد و قرآن پر کر چکے اور کرتے رہتے ہیں۔ خود اسلام کے بنیادی عقیدۂ توحید کی تبلیغ و اشاعت کو مسلمان اپنا قطعی یقینی دینی ایمانی ضروری لازمی فرض اہم جانتے ہیں۔ اور ہندو دھرم کے بنیادی عقیدۂ بت پرستی کے پرچار کو مشرکین و کفار اپنے دھرم کا نہایت ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ اب بولیں لیگی اتحادی صاحب کہ توحید و بت پرستی کا اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور ان دونوں کی تبلیغ و اشاعت ترقی و حفاظت بغیر ایک دوسرے کے باہمی تصادم کے کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بحث تھی۔ یہاں دکھانا یہ ہے کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ کی مراد سراپا فساد وہی ہے جو باعتبارِ لغت ان الفاظ کے حقیقی معنے ہیں۔ یعنی مسلمانوں اور کفار و مشرکین کا باہم گھل مل کر بالکل ایک ہو جانا نہ یہ کہ صرف بعض دنیوی معاملات اسمبلی اور میونسپلٹی کی ممبری میں اتفاق و اشتراک عمل کرنا۔ خود لیگ کے ایک خون گرم حامی و داعی اخبار الامان دہلی ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء نے ایک لیگی شاعر صاحب کی نظم گزرے ہوئے زمانے کی یاد شائع کی جس میں لیگی شاعر صاحب فرماتے ہیں

بھائی بھائی جب تھے سب حبِّ وطن کے جوش سے ؛ میری آنکھوں کو ابھی تک وہ زمانہ یاد ہے

دل ہے مضطر پھر اوسی رَبط محبت کے لیے ؛ مجھ کو شیخ و برہمن کا دوستانہ یاد ہے ؛
رنگ لاکر ہی رہیگا ایک دن میرا جنون ؛ واپس آجائے گا جو گزرا زمانہ یاد ہے ؛
ہو گئے سرشار اُخوت جس سے سب اہل وطن ؛ مجھکو خادم وہ محبت کا ترانہ یاد ہے ؛

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ لیگیوں کے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر آنجہانی بابائے خلافت جنکے مرنے پر اونکے ایک اتحادی مشرک بھائی نے اونکی نسبت لکھا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے پیغمبر تھے اور لیگ کے خون گرم حامی اور اِن بابائے خلافت کے مدح سرا اخبار وحدت دہلی نے اپنے ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء کے پرچے میں اِس اسلام کُش و ایمان سوز خطاب کو ان بابائے خلافت کے لیے "خراج عقیدت" کے ذیل میں شایع کیا۔ یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم اِن پُرجوش ایام میں (یعنی آجکل جبکہ خود لیگی لیڈران چیخ رہے ہیں کہ تمام ہندو مسلمانوں کو سرے سے فنا کر دینے کے درپے ہیں) ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیں اور پھر وہی اسپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ۱۹۲۰ء میں ہم نے بہار میں دیکھی کیونکہ ہندو مسلمان حقیقۃً بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء) نیز یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اور ہندو مسلمان آپس میں ملکر کام کریں (اخبار الامان ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) کیا اب بھی کوئی شبہ رہگیا کہ یہ لیگی اپنے ماضی کی طرح اپنے حال و استقبال میں بھی اپنے آقاؤں مشرکین و کفار کے ساتھ وہی ناپاک و نامراد اتحاد و انقیاد و محبت و وِداد منانے کے لیے بیتاب ہیں جسکی اندھا دُھند میں کل اپنے خلافتی دَورِ گاندھویت میں وہ کونسی ایمان فروشی اور مسلم کشی اور اسلام سوزی تھی جو آجکل کے اِن لیگیوں اور کل کے لیگیوں اور خلافتیوں دونوں نے چھوڑ رکھی۔ اور وہ کونسے مشرکانہ اور کافرانہ نام اور کام تھے جو انھوں نے اوٹھا رکھے تھے۔ یہ لیگی لیڈران قطعاً یہی چاہتے ہیں کہ وہی نامراد اتحاد جو کل انھوں نے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اپنے اتحادی بھائیوں مشرکین و کفار سے منایا تھا اوسی کو آج بھی بروے کار لائیں۔ یہی مضمون یہ لیگی لیڈران صاف صاف کہتے ہیں۔ اِسی کا نام لے لے کر یہ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہیں۔ پھر کیا کل کے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اِن کا مشرکین و کفار سے ناپاک اتحاد صرف میونسپلٹی اور اسمبلی کی ممبری تک محدود تھا۔ حاشا و کلا۔ بلکہ اوسوقت تو یہ اپنے افعال و

اقوال و گفتار و کردار و کام و کلام حال و قال سب ہیں اسی کے کوشاں تھے کہ اپنے کافر مشرک بھائیوں
سے اپنا ولی اتحاد، گہری محبت و وداد پورا کر دکھائیں۔ جسکی انتہا ان کی ضد میں اللہ واحد قہار جل
جلالہ کی پاک عبادتگاہوں مساجد کے اندر کفار و مشرکین کے ماتم اور سوگ انھوں نے منائے
مشرکین کے لیے مغفرت کی دعائیں انھوں نے کیں۔ کفار کے مشرکانہ تیوہاروں میں شریک ہوکر
سنکھ انھوں نے بجائے، اور ان کے بتوں پر پھول انھوں نے چڑھائے۔ قشقے انھوں نے لگوائے
اور مہاراج کو سنگھاسن میں رکھ کر اور پھول سے سجا کر بھجن گاتے ڈھول جھانجھ بجاتے مندر میں
پہنچا کر، ٹھاکر کی پوجا انھوں نے کرائی۔ مشرکین کی جے انھوں نے پکاری۔ اور جانے کیا کیا انکی
مدح و ستائش کر ڈالی۔ یہاں تک کہ مشرک کو بالقوہ نبی اور مذکر، مبعوث من اللہ تک یہ کہہ بھاگے
اور ان کے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر لیگ کے بڑے موٹے تازے حامی و داعی و ساعی آنجہانی
باپائے خلافت جنکی وہ تصریح ابھی حال کے لیگی دور کی اوپر گزری کہ میں چاہتا ہوں کہ ۱۹۳۰ء
و ۱۹۳۱ء کا سا دور شروع ہو اور جنھیں باپائے خلافت نے جلسہ خلافت کمیٹی الہ آباد ۲ جون
۱۹۲۰ء میں یہ صاف تصریح کی کہ الہ آباد میں ایک ایسا فیصلہ صادر کیا گیا ہے جو ایثار و
رفاقت کی اسپرٹ کو انشاء اللہ ترقی دے گا بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندو مسلمانوں کا امتیاز
موقوف کرتا ہے اور پریاگ یا سنگم کو ایک مقدس علامت ٹھہراتا ہے (تحقیقات قادریہ
بحوالہ اخبار ہمدم لکھنؤ ۸ جون ۱۹۲۰ء) اب ان بڑے بھاری بھرکم موٹے تازے لیگی آنجہانی
لیڈر باپائے خلافت کی اس ۱۹۲۰ء کی اور اوپر گزری ہوئی ۱۹۳۸ء کی تصریحات کو ملا کر
پڑھیے۔ کیا اب بھی کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ لیگی لیڈران صرف یہی نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کا صرف
ملکی اور قومی اور جماعتی معاملات ہیں کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد ہوجائے بلکہ خاص
دین و مذہب میں بھی مسلمانوں کا کفار و مشرکین کے ساتھ گھل مل بلکہ بالکل ایک اور قطعاً متحد
ہوجانا ان لیگی لیڈران کا مقصد ہے۔ بلکہ یہ تو ایک ایسا نیا مذہب گڑھنا چاہتے ہیں جو ہندو
مسلمان اور مشرک و موحد کا امتیاز قطعاً موقوف کرکے بتوں کے معبد مشرکین کے تیرتھ پریاگ و
سنگم کو بھی مسلمانوں کے لیے مقدس علامت بنا دے۔ اسی لیے تو لیگی لیڈران کی مراد اس
مراد اتحاد پر سچے مسلمانان اہلسنت رد و طرد کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاک دین اسلام کو سرے
سے معدوم کر کے لیگیوں کے ایک گڑھے ہوئے باطل مذہب کو جاری کرنا چاہتا ہے۔ اور بفرض غلط

و باطل اگر کفار و مشرکین کے ساتھ اس اتحاد سے لیگ کی مراد صرف بعض دنیوی معاملات میں اتفاق و اشتراک عمل ہی ہو جیسے میونسپلٹی اور اسمبلی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب بھی اول تو یہ لیگی لیڈران صاف مکمل طور پر یہ واضح کر دیں کہ وہ کون کون سے دنیوی معاملات ہیں۔ اور اون میں مشرکین و کفار کے ساتھ مسلمانوں کا کیسا اور کیا اتفاق چاہتے ہیں۔ تاکہ شرعی نقطۂ نظر سے دیکھکر بتایا جاسکے کہ شریعت مطہرہ اون دنیوی معاملات میں اوس اتفاق پر کیا حکم دیتی ہے۔ بحالیکہ یہ پہلے سے واضح ہے کہ مسلمانوں کی دنیا اونکے دین سے باہر نہیں۔ اور مسلمانوں کا دین اور اونکی شریعت اونکی دنیا پر بھی حاکم ہے۔ دوسرے یہ کہ میونسپلٹی و اسمبلی وغیرہ کی ممبری میں شرکت کی جو مثال اسوقت اِن لیگیوں نے پیش کی اسمیں کفار و مشرکین کے ساتھ مسلمانوں کے اتحاد کی بحالات موجودہ کیا اس سے کم اور کوئی بھی صورت ہوسکتی ہے کہ مشرکین و کفار کو اِن اِدارات حکومت میں کچھ نہ کچھ خودسری و اقتدار ضرور حاصل ہو جو ہندوستان کے بیشتر صوبوں میں تناسب آبادی وغیرہ کے لحاظ سے یقیناً قطعاً غیر مسلموں کافروں اور مشرکوں کی غالب اکثریت کی بنا پر کفار و مشرکین ہی کی حکومت کی صورت میں ہوگا۔ تو کونسی شریعت اور کس اسلام و قرآن نے لیگ کو اجازت دی ہے کہ دین و اسلام کے نام پر ناواقف عوام اہل اسلام سے اونکی مالی اور جانی قربانیاں اِس لیے پیش کرائے کہ ملک کی حکومت میں کفار و مشرکین کو حصہ اور ملک کے بیشتر حصوں میں غالب ترین حصہ ملے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تو مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد یہی بتایا کہ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ۔ فتنہ یعنی کفر و شرک قطعاً باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ واحد قہار ہی کے لیے ہو جائے۔ عالم میں ایک ہی دینِ اسلام کی حکومت کا دَور دَورَہ ہو۔ صرف اوسی پاک دینِ اسلام و سنت ہی کے فدائیوں کا سکہ چلے۔ تو تاویل کرنے والوں کھایا بھی اور کال بھی نہ کٹا۔ یعنی کفار و مشرکین کے ساتھ اپنے نامراد اتحاد سے اپنی مراد کی بے ثبوت بے ثبات تاویل بھی گڑھی مگر وہ بھی خود اوسی پر اَوندھی رہی۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم مسٹر گاندھی کو صرف اِسی قدر مانتے ہیں جیسے مقدمے میں کسی کافر بیرسٹر کو بھی کبھی مقرر کرلیا جاتا ہے لیگی حضرات بتائیں کہ کیا کسی بڑے سے بڑے کافر بیرسٹر کے ایسے دھوم دھڑکے سے عظمت و شان ظاہر کرنے والے جلوس بھی لیگی لیڈران نے کبھی نکالے جیسے لکھنؤ۔ دہلی۔ کراچی۔ پٹنہ وغیرہا مقامات

میں اپنے قائداعظم صاحب کے نکالے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو بھی ایسے تعظیم و احترام و اعزاز و اکرام کے منظوم سپاسنامے پیش کیے جیسے اپنے قائداعظم صاحب کو غازی آباد۔ علیگڈھ وغیرہ مقامات میں پیش کیے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو اپنے مقدمے میں مقرر کرنے اور اوسکے سمجھانے بجھانے کے لیے اوس کے پاس جانے کو یوں شائع کیا کہ اوس سے ہدایات و نصائح حاصل کرنے کے لیے پہنچے اوسکی بارگاہ میں باریابی اور شرف اندوزی حاصل کی۔ جیسا لیگ کے بڑے بڑے جبائی قبائی مولانا صاحبان کی نسبت لیگی اخبار وحدت ۴۔ اگست سنہ ۱۹۳۸ء کی رپورٹ میں شائع کیا گیا۔ رپورٹ مذکور میں ہے

اراکین مسلم لیگ بدایوں کے وفد نے جو حضرت الحاج مولانا عبدالحامد صاحب عثمانی و مولوی حکیم فضل الرحمن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون و مولانا خواجہ غلام نظام الدین صاحب مولانا عبدالصمد صاحب و مولانا غلام مصطفےٰ صاحب پر مشتمل تھا۔ قائداعظم سے اونکی قیام گاہ پر باریابی حاصل کی وفد نے مختلف مسائل پر قائدِ ملت سے ہدایات و نصائح حاصل کیں۔ اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں حکیم فضل الرحمن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون نے قائدِ ملت کو بدایون تشریف آوری کی دعوت دی جو الحمد للہ کہ منظور فرمائی گئی۔ حضرت مولنٰا الحاج محمد مظہر الدین صاحب ورکنگ سکریٹری مرکزی جمعیت علمائے ہند اس وفد کی رہنمائی فرما رہے تھے۔ اور اراکین وفد آپ کے بیحد مشکور ہیں کہ آپ نے اون کے لیے تمام آسانیاں بہم پہنچائیں۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کے لیے بھی کبھی ایسے تعظیم و احترام کے الفاظ و القاب و خطابات پر مشتمل خطبے پڑھے اور ترانے گائے جیسے اپنے قائداعظم صاحب کیلیے لیگی لیڈروں نے پڑھے اور گائے۔ جن سے لیگی اخبار وحدت و الامان وغیرہ بھرے پڑے ہیں۔ محبوب رہنما۔ ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر۔ مسلمانوں کے واحد نمائندے (اخبار وحدت ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۸ء) قائداعظم۔ قائدِ ملت (اخبار وحدت ۴۔ اگست سنہ ۱۹۳۸ء) مسلمانوں کے سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء) ایثار رہبر جسکی قابلیت و اعتماد پر تمام دنیا بھروسا کر سکتی ہے (تقریر مظہر الدین مندرج اخبار وحدت ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۸ء) رہبر اعظم۔ بلند ادب و احترام جناب والا کی تشریف آوری پر خوش آمدید۔ رہنمائے محترم۔ مخدومنا۔ ذاتِ گرامی۔ ہندی مسلمانوں کا بے تاج بادشاہ۔ جناب کرم۔ گرامی جناب۔ جناب معظم۔ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار (اخبار وحدت مذکور) ہمارے ممتاز لیڈر (اخبار الامان ۹ [illegible] سنہ ۱۹۳۹ء) مسلم ہے تیرا غمخوار جناح ؛ رہبر ہے تیرا سردار جناح (اخبار الامان ۲۵ رمئی سنہ ۱۹۳۹ء)

پارچوں کے اخبارات ہی سے ڈالنے نظر سرسری ایک تو مناقب اور مدائح یہ بھر کوڑی پورے
بھی کو بیرسٹر کافر کسی کیا گئے دیے چھوڑ اختصار بخوف جو ہیں ایسے بھی ابھی میں اون اور ۔ آئے سامنے ہیں
نے لیڈران لیگ جیسے ہیں جاتے کیے پیش زر لئے اسکے ہیں احترام و عقیدت اظہار ساتھ کے اون
ہو بیرسٹر بڑا سے بڑے پھر (۱۹۳۸ء سنہ فروری ۱۶ وحدت اخبار) کیے پیش کو صاحب اعظم قائد اپنے
صرف کام اوسکا ۔ ہے کرتا حاصل معلومات اور ہدایات سے موکل اپنے میں مقدمے کردہ رجوع وہ
ناجائز یا ہو جائز وہ اگرچہ بتائے اوسے مقصد اپنا جو والا کرنے مقرر اوسکا کہ ہے ہوتا اتنا
مضبوطی موافق کے اوسی ہو مطلوب کو موکل اوسکے جو پہلو دیگر و شکل قانونی اوسے غلط یا ہو صحیح
جواب سے اتباع اون اپنے صاحب اعظم قائد کے لیگ مگر ۔ دے کر پیش سامنے کے حاکم ساتھ کے
کو اون خود بلکہ کرتے نہیں حاصل احکام و ہدایات ہیں سکتے بن بیرسٹر ہوا کیا مقرر اپنا نہیں و
مان کیسے تو ۔ ہیں دیتے احکام و ہدایات کو قبائیوں جبائیوں بڑے بڑے بھی کے ان اور
چند جتنی ہے ہی اتنی بس حیثیت کی صاحب اعظم قائد اوسکے نزدیک کے لیڈران لیگی کہ جائے لیا
وزیر خان حیات سکندر سر ۔ کی بیرسٹر اجیر ایک ہوئے کیے مقرر اپنے عوض کے ٹکیوں روپلی
حاضرہ مسائل اہم کے ہند مسلمانان تمام نے ہستی نمایاں دنیا وجاہت باعتبار کی پنجاب اعظم
کریں کیا مسلمان میں حالات ان کہ ہے کہا متعلق کے تقلید اوسکی اور اتباع کے بیرسٹر کافر کونسے میں
(۱۹۳۹ء سنہ مئی ۹ الامان اخبار) ہے دیدیا نے جناح علی محمد مسٹر لیڈر ممتاز ہمارے پر طور واضح جواب اسکا
ظفر علیخان تو وہ ہے چاہتے نہیں دینا دھوکا کو مسلمانوں اور ہیں سچے لیڈر لیگی یہ اگر میں آخر سے سب اور
الوالی عبد الدین قطب مولوی ، الحامد عبد مولوی ، الحق فضل مسٹر ، خان حیات سکندر سر ، خان اسمٰعیل نواب
فر کا ایک کو جناح مسٹر لیڈران لیگی کہ دیں بتلا تحریرے اپنی ہمیں سے لیگیوں دار ذمہ وغیرہم صاحبان
کو صاحب اعظم قائد اپنے نے لیڈران لیگی جو یہ کہ لیںگے مان ہم تو دیے نہیں حیثیت زیادہ سے بیرسٹر
اپنے میں حقیقت مراد کی لیڈران لیگی اس ۔ مارا لکھ وچناں چنیں اور ملت قائد اور ، رہنما محبوب
کو صاحب اعظم قائد اپنے کی لیڈران لیگی سب یہ بلکہ ۔ نہیں ستائش و مدح کی صاحب اعظم قائد
اغوا اوسکے اور دینا دھوکا کو مسلمین عوام اور استہزاء اور تمسخر ساتھ کے اوسکے اور دی فریب
سے اس ہیں کہتے اعظم قائد کو جناح مسٹر جو ہم کہ مغالطہ یہ کا لیگیوں بعض رہا ۔ تھا لیا سر اپنے وبال
اسکے نزدیک ہمارے بلکہ ۔ ہیں پیشوا بڑے سے سب یا پیشوا بڑے بہت وہ کہ نہیں مراد یہ ہماری

پورے کوڑی بھر یہ مدائح اور مناقب تو ایک سرسری نظر ڈالنے سے ہی اخبارات کے پانچ پرچوں
میں سامنے آئے۔ اور اون میں بھی ابھی اور ہیں جو بنظرِ اختصار چھوڑ دیے گئے۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کو بھی
اوسکے ساتھ اظہارِ عقیدت و احترام میں کیسے ہائے زر پیش کیے جاتے ہیں جیسے لیگی لیڈران نے
اپنے قائدِ اعظم صاحب کو پیش کیے (اخبار وحدت ۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۳۸ء) پھر بڑے سے بڑا بیرسٹر ہو
وہ رجوع کردہ مقدمے میں اپنے مؤکل سے ہدایات اور معلومات حاصل کرتا ہے۔ اوسکا کام صرف
اتنا ہوتا ہے کہ اوسکا مقرر کرنے والا جو کچھ اپنا مقصد اوسے بتائے اگرچہ وہ جائز ہو یا ناجائز
صحیح ہو یا غلط اوسے قانونی شکل دیکر جو پہلو اوسکے مؤکل کو مطلوب ہو اوسی کے موافق مضبوطی
کے ساتھ حاکم کے سامنے پیش کردے۔ مگر لیگ کے قائدِ اعظم صاحب اپنے اون اتباع سے جو اُنہیں
اونھیں اپنا مقرر کیا ہوا بیرسٹر بتاتے ہیں ہدایات و احکام حاصل نہیں کرتے بلکہ خود اون کو
اور اون میں کے بھی بڑے بڑے جُبّہ پوشوں قبا پوشوں کو ہدایات و احکام دیتے ہیں۔ تو کیسے مان
لیا جائے کہ لیگی لیڈران کے نزدیک اونکے قائدِ اعظم صاحب کی حیثیت بس اتنی ہی ہے جتنی چند
روپہلی ٹکیوں کے عوض اپنے مقرر کیے ہوئے ایک اجیر بیرسٹر کی۔ سر سکندر حیات خان وزیر
اعظم پنجاب کی سی باعتبارِ وجاہتِ دنیا نمایاں ہستی نے تمام مسلمانانِ ہند کے اہم مسائل حاضرہ
میں کونسے کافر بیرسٹر کے اتباع اور اوسکی تقلید کے متعلق کہا ہے کہ اِن حالات میں مسلمان کیا کریں
اسکا جواب واضح طور پر ہمارے ممتاز لیڈر مسٹر محمد علی جناح نے دیدیا ہے (اخبار الامان ۹ مئی سنہ ۱۹۳۹ء)
اور پھر سب سے آخر میں یہ ہے کہ اگر لیگی لیڈران سچے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تو وہ ظفر علی خان
نواب اسمٰعیل خان۔ سر سکندر حیات خان۔ مسٹر فضل الحق۔ مولوی عبد الحامد۔ مولوی قطب الدین عبد الوالی
صاحبان وغیرہم ذمہ دار لیگیوں سے ہمیں اسکی تحریر لے دیں کہ لیگی لیڈران مسٹر جناح کو ایک کافر
بیرسٹر سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے تو ہم مان لینگے کہ یہ جو لیگی لیڈران نے اپنے قائدِ اعظم صاحب کو
محبوب رہنما۔ اور قائدِ ملت اور چنیں و چناں لکھ مارا۔ اس سے لیگی لیڈران کی مراد حقیقت میں اپنے
قائدِ اعظم صاحب کی مدح و ستائش نہیں۔ بلکہ یہ سب لیگی لیڈران کی اپنے قائدِ اعظم صاحب کو
فریب دہی اور اونکے ساتھ تمسخر اور استہزا اور عوام مسلمین کو دھوکا دینا اور اونکے اغوا
کا وبال اپنے سر لینا تھا۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم جو مسٹر جناح کو قائدِ اعظم کہتے ہیں اِس سے
ہماری مراد نہیں کہ وہ بہت بڑے پیشوا یا سب سے بڑے پیشوا ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک اسکے

معنے صرف یہ ہیں کہ بہت بڑے بیرسٹر۔ تو لیگی لیڈران بتائیں کہ وہ محض اپنی زبان ہی سے یہ کہتے ہیں یا اس معنے کا کوئی ثبوت بھی دیں گے۔ کونسی لغت میں لکھا ہے کہ قائد اعظم کے معنے صرف بہت بڑا بیرسٹر ہیں۔ لغت کی رو سے تو صاف طور پر اس لفظ کے معنے بڑا بھاری پیشوا اور مقتدا ہیں۔ اور قطعاً لیگیوں نے اِسے ایسے ہی موقع میں استعمال کیا۔ اور اسی پر لیگیوں کے وہ برتاؤ دال ہیں جو اونھوں نے اپنے قائد اعظم کے ساتھ برتے اور برت رہے ہیں اور اسی کے مؤید وہ القاب و خطابات ہیں جو لیگیوں نے اور اونکے ذمہ دار لیڈروں نے مسٹر جناح کے لیے استعمال کیے اور جن میں سے متعدد اوپر گزرے۔ اگر یوں ہیں محض زورِ زبان سے الفاظ کے معنے بدل لیے جایا کریں تو ہر سے لغت سے امان ہی اوٹھ جائیگی۔ جس کا جب جی چاہے گا بڑی سے بڑی مدح کے الفاظ کے معنے بڑی سے بڑی گالی قرار دے لیگا۔ اور بڑی سے بڑی گالی کو بڑی سے بڑی مدح بنا لیگا۔ پھر بفرض غلط ایک لفظ قائد اعظم کے معنے یہ صحیح بھی ہو جائیں تو ممتاز لیڈر۔ رہبر اعظم۔ محبوب رہنما۔ سیاسی پیغمبر وغیرہ وغیرہ کدھر جائینگے۔ اور لیگی صاحبان اس سے کیونکر پیچھا چھڑائینگے۔ اور بہت بڑا بیرسٹر تو گاندھی بھی ہے (سیاسیات ہند وغیرہ) تو کیا لیگی لیڈران تیار ہیں کہ اوسے بھی قائد اعظم و رہبر اعظم و سیاسی پیغمبر وغیرہ کہیں۔ اوسکی بھی ایسی ہی مدحیں تعظیمیں۔ اطاعت و انقیاد کریں جس طرح وہ یہ سب کچھ مسٹر جناح کے لیے کرتے ہیں۔ نہیں تو کیوں؟ اور ہاں تو لیگیوں اور کانگریسیوں میں فرق کیا رہا۔ پھر لیگ اپنے آپ کو اسلام و مسلمین کی بڑی بھاری پشت پناہ کیوں ٹھہراتی ہے اور صرف کانگریس ہی کو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن کیوں بتاتی ہے۔

عاشراً:۔ بعض لیگی صاحبوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ اس وقت لیگ کے مخالف کوئی فتوی شائع نہیں کرنا چاہئے۔ اگرچہ لیگ میں شرعی خرابیاں بہت سی ضرور موجود ہیں لیکن اِسوقت فتوی شائع کرنے سے وہ سب سُنی مسلمان جنکو علما پر اعتماد ہوگا وہ سب لیگ سے علیحدہ ہو جائیں گے تو لیگ کو شدید کمزوری اور کانگریس کو قوت پہنچ جائے گی پھر کانگریس مسلمانوں کو پیس ڈالیگی اور ہندوستان سے مسلمان کا نام مٹا دیگی۔ لہذا فتوی اگرچہ یقیناً حق ہے مگر اسوقت اسے شائع نکیا جائے۔ ابھی تو اتفاق کامل کے ساتھ سب سُنی مسلمانوں کو لیگ میں شامل ہوکر کانگریس اور ہندوؤں سے تو اپنے حقوق حاصل کر لینا چاہیے۔ پھر اکثریت تو سُنیوں ہی کی ہے آٹھ کروڑ میں سارے بدمذہب فرقے ملکر زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ ہونگے اور باقی سات کروڑ صرف مسلمانان

اہلسنت ہی ہیں۔ پھر سات کروڑ کا ایک کروڑ سے اپنے حقوق حاصل کر لینا کیا دشوار ہوگا جو شرعی خرابیاں لیگ میں موجود ہیں اون سب کا اس وقت دور کر دینا آسان ہوگا۔ اون لیگی صاحبوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس قسم کے خیالات لیگ کی شرعی خرابیوں پر اوسکو مطلع کرنے سے باز رہنے کے لیے شرعاً وجہِ موجّہ نہیں۔ ایسی وجوہ تو ہر فتنہ پرداز پیش کرتا رہا ہے کہ میری نکالی ہوئی جس تحریک کو علمائے اہلسنت فتنہ بتاکر اوسکا رد کر رہے ہیں درحقیقت اس تحریک میں اسلام و مسلمین کا نفع مضمر ہے۔ اس تحریک میں جو شرعی خرابیاں ہیں اونکو اسوقت ظاہر کرنے سے اسلام و مسلمین کو ضرر پہنچیگا یوں تو سرے سے بے دینوں بدمذہبوں پر رد وطرد کا دروازہ ہی ہمیشہ کے لیے بند کر دینا پڑے گا اس لیے کہ فتنے تو مسلسل چل رہے ہیں اور اونکے خاتمے کا وقت معلوم نہیں کب آئے یہ تبشیرات و تخویفات آج جدید نہیں بلکہ جب کبھی اہل بطالت و ضلالت نے گروہ بندی کی اور جماعت حقہ اہلسنت نے اوسکی بطالات و ضلالات کو واضح کرتے ہوئے عوام اہلسنت کو اوس سے علیحدہ اور نفور رکھنے کی کوشش فرمائی تو ہمیشہ اہل اہوا نے اسی قسم کے شبہات واہیہ اور تشکیکات رکیکہ کے جال میں مسلمانوں کی مسلمانی پھانسنے کی کوشش کی۔ اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اپنا کام نکالا۔ جب سُنّی مسلمانوں کی قوت کو توڑ کر اپنی قوتیں بنالیں تو تمام دل خوش کُن وعدوں اور سنہرے مژدوں کو بالائے طاق رکھکر اپنی من مانی کارروائیاں شروع کر دیں۔ یاد کرو کہ جب علیگڈھ کو نیچر گڈھ بنایا جا رہا تھا اور علمائے کرام اہلسنت نے احکام ربانی وارشاداتِ قرآنی کی مبارک روشنی میں اوسکا رد فرمایا تو نیاچرہ کی طرف سے وہ ہوائی قلعے بنائے گئے تھے کہ الاماں الاماں۔ کہتے تھے کہ ہندوؤں پر حکومت کو اعتماد حاصل ہو چکا ہے اور اگر آج مسلمانوں نے اپنی قوتیں جمع نہیں کیں تو ہندو اونھیں پیس ڈالیں گے۔ مسلمانوں کو مغربی تعلیم اور یورپین سائنس حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ہمسایہ قوم کا مقابلہ کرکے حکومت کو اپنے اوپر اعتماد دلا سکیں۔ لہذا آج باہمی تفرقے کو نظرانداز کرکے یہ چیز حاصل کر لو۔ پھر اکثریت تو تمھاری ہی ہے۔ ان فرقِ ضالہ سے نوالہ چھین لینا کون بڑی بات ہے۔ یہ وہ گہرا جال تھا جس میں بے سمجھ مسلمان پھنس گئے۔ اور نام نہاد موعود ترقی کا سنہرا خواب دیکھکر نقد گمراہی مول لی نتیجہ دیکھتی آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب اُنھوں نے مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈال کر اونکے ایمان خرید کر اپنا اُلّو سیدھا کر لیا۔ تو غریب سُنّی مسلمانوں کو دودھ کی مکھی کیطرح نکالکر پھینک

اور آج علیگڈھ کھلم کھلا نیچریت اور لامذہبیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ مگر کسی سے اوسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کے بچے گمراہ بددین بلکہ بے دین ہو کر نکل رہے ہیں۔ مگر کوئی نہیں پوچھتا کہ از کجا آمدہ۔ رہا حکومت کا اعتماد اوسکا حال دوپہر کے آفتاب کیطرح روشن کہ آج حکومت کس پر اعتماد کر رہی ہے اور کس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے۔ وہی مثل ہوئی کہ سے نہ وصال خدا نہ صنم ہی ملا نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے ہوئے کہ ایمان کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ قوم نے اسلام و قرآن کو خیرباد کہہ دیا۔ فرمایئے کس نے کیا کر لیا۔ اور اوسکا کیا مداوا ہوا؟ ندوے کی تحریک اوٹھتی ہے۔ حق و باطل کا فرق اوٹھا کر بے دینی اور بدمذہبی کی کھچڑی پکائی جاتی ہے۔

وارثان انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام علمائے کرام اہلسنت بآہنگ دہل اوسکی شناعتیں طشت ازبام فرماتے ہیں۔ اگلی پچھلی تباہیوں کی یاد دلاتے ہیں۔ وہاں سے بھی وہی پرانا سبق دوہرایا جاتا ہے کہ آج قوم کا بیڑا تباہی میں ہے۔ وقتی طور پر یہ تفرقے جو اختلاف عقائد کی بنا پر ہیں اوٹھا کر ایک ہو جاؤ۔ تم سنیوں سے تمہارے حقوق کون چھین سکتا ہے۔ ندوے کی تحریک قوت پکڑ لے۔ پھر ہم خود بدمذہبی و گمراہی کے عنصروں کو چھانٹ دینگے۔ یا اس میں کثرت سے شرکت کر کے اپنا اقتدار قائم کر لو۔ پھر تمہارے حکم سے کون سرتابی کریگا۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمانہ تم سنیوں کو ہڑپ کر جائے گا۔ تمہاری آواز بند کر دی جائیگی۔ تمہارا تمدن۔ تمہاری تہذیب تمہاری معاشرت۔ تمہاری سب چیزیں تم سے چھن جائینگی۔ یہ ہو گا اور وہ ہو جائیگا۔ غریب اور بیکس مسلمانوں نے جبہ و قبا و تسبیح و عمامہ سے دھوکا کھایا۔ اور اپنے دین و ایمان کی بھینٹ ندوے کی قربانگاہ پر چڑھا دی۔ بتاؤ اور خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کو شاہد بنا کر بتاؤ کہ وہ زریں وعدے جو ندوے کے جھگڑوں میں کیے گئے تھے کس نے کس حد تک پورے کیے۔ کیا آج ندوہ بدمذہبی صلحکلی حتی کہ لامذہبی و بیدینی کی تبلیغ بے دھڑک نہیں کر رہا ہے خدارا بتاؤ۔ ایمان و اسلام کی بھینٹ چڑھا کر ندوے کے ذریعے کونسی دنیوی ترقی حاصل کر لی۔ بدمذہبوں کو گلے لگا کر کتنے رافضیوں وہابیوں۔ نیچریوں کو سنی بنا لیا۔ ارے ملعون ہے وہ نام نہاد ترقی جو دین و ایمان کا تن بخس ہو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تیرا دور

خلافت کمیٹی کا آتا ہے جب گاندھی کی آندھی زوروں پر چڑھی ہوئی تھی اور یہی آجکل کے جہانی و آنجہانی جنابانِ قبلہ لیڈرانِ محترم اور قائدانِ اعظم اوسکے سیلاب میں تنکے کیطرح

بہے جارہے تھے۔ اور ہندوؤں کو حقیقی بھائی بنا کر اپنا دین وایمان و اسلام و قرآن مادر وخواہر
اپنے اُن مشرک بھائیوں کے رحم وکرم پر چھوڑ بیٹھے تھے۔ وہ کونسی اَن کہی تھی جو انھوں نے اپنے مشرک
بھائیوں کی خاطر کہنے سے اُٹھا رکھی۔ ہندوؤں کی جُھکی اوٹھائی۔ قشقہ لگایا۔ تلک کھینچا۔ مرگھٹ
تک رام رام کہتے ہوئے گئے۔ گاندھی کو مُذکِّر، مبعوث من اللہ، بالقوہ نبی اور معلوم نہیں کیا اُن
کیا کہا۔ مسلمانوں اور علما سے اونچا مسجدوں کے منبروں پر بٹھا کر طواغیت کفار سے کتھا کہلوائی
اپنے ناموں کے ساتھ پنڈت اور لالہ کے دُم چھلّے لگوائے۔ قربانی گاؤ کی حرمت کے فتادی لکھکر
شائع کیے۔ گائے کے گوشت کو خنزیر جیسا مُردار بتایا۔ اپنی ماں بہنوں کے ساتھ ہندوؤں کی گُھنگچلیوں
کو آنکھوں کی ٹھنڈک کلیجوں کا سُکھ بتایا۔ قرآن عظیم اور رامائن کو ایک سنگھاسن میں رکھ کر
کاندھوں پر اٹھایا۔ ڈھول۔ جھانجھ بجاتے بھجن گاتے مندر میں پہنچے اور اوسکی پوجا کرائی۔
اور اس پر جب علمائے کرام اہلسنت نے احکام خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہٖ وسلم سُنائے۔ مشرکین اور کفار کو اپنا بھائی بنانے کے وبالات ونکالات دکھائے۔ تو ان
غلامانِ ہنود سے انگریزوں کے پٹھو۔ غداران قوم۔ تنخواہ دار گورنمنٹ کے القاب پائے۔
حضرات علمائے کرام اہلسنت نے وہ سب کچھ بتایا اور سُنایا جو کل کے کانگریسی۔ خلافتی۔ گاندھوی
اور آجکل کے یہ لیگی (جبکہ انکے اونھیں مشرک بھائیوں نے اِنکو مُورکھ اور بیوقوف بناکر اور
ن سے اپنا اُلّو سیدھا کرکے اِنھیں دَغا بتادیا ہے۔ تو وہی کل کے کانگریسی۔ گاندھوی
لافتی آج لیگی بن گئے ہیں۔ یہ لیگی لیڈران) شرکتِ کانگریس کے نقصان و شناعت میں علمائے
انی کی نقالی کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ مگر کل جب یہ مشرکین کو گلے لگا کر اونکو حقیقی بھائی بناکر
ندو مسلم اتحاد کا ناپاک پروپگنڈا کررہے تھے اوسوقت یہ آیاتِ مبارکہ واحادیث کریمہ و
شاداتِ ائمہ کہاں چلے گئے تھے۔ اَرے بالفرض یہ ناواقف تھے تو جب حضرات علمائے کرام
سنت نے اوسکی شناعتیں واضح فرمائی تھیں تو انھوں نے اپنے کانوں میں ٹینٹ کیوں دے
تھے۔ کیا نہیں کہتے تھے کہ اسوقت ہم کو بیرونی دشمن کی فکر کرنی چاہیے۔ لہذا مشرکین وکفار سے
د ووداد اخوت موالات اسوقت ناگزیر بلکہ مذہبی فرض ہے۔ ہمارے مقاماتِ مقدسہ
ی خلافت اسلامیہ خطرے میں ہے۔ انگریز دنیا بھر کے مسلمانوں کو کچل ڈالینگے۔ ہمارے مذہب۔
ی سیاست۔ ہمارے تمدن۔ ہماری تہذیب کو مٹیا میٹ کردینگے کعبے پر معاذ اللہ صلیب کا جھنڈا

لہرا دیگے۔ لہذا اس وقت ہندو کو ساتھ لے لو۔ اوسکی پناہ میں انگریز کا مقابلہ کرو۔ پھر جب تمہیں
قوت و شوکت بنجائیگی۔ تو اول تو خود ہندو بھائی دودھ کے دُھلے حق شناس و حق گو۔ وہ تمہارے حقوق
غصب تھوڑے ہی کریں گے۔ ہمارے اونکے پکے وعدے ہو چکے ہیں۔ بصورت دیگر اون سے نپٹنا کون
بات ہے۔ تیلی پھوٹتے۔ بات کرتے اون سے اپنے حقوق گِنوا لینگے۔ جس طرح آج کانگریس کو ایک ہوّا
بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کے پنجۂ اجل سے کسی کو رہائی گویا مل ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ جس وقت یہ
نمک خوارانِ لیگ ریزہ خوارانِ کانگریس میں شمار کیے جاتے تھے تو انگریزوں کو ایسا ہی ہوّا و تا ہوا بناکر پیش کیا کرتے تھے بلکہ اوسوقت
تو وہ زور و شور تھے کہ الامان الاماں۔ لیگ ابھی مدتوں اپنا خون پسینے کیطرح بہا کر ایڑی چوٹی کا زور لگا لیگی تو خلافت کمیٹی کا سا شور و غل
حاصل کر سکیگی۔ آج صرف ہندوستان کا اسلام خطرے میں ہے کل انگریزوں کے ہاتھوں ساری دنیا کا
اسلام اشد خطرے میں تھا۔ آج کانگریس سے ڈر کر مرتدین و منافقین و مبتدعین کی پناہ ڈھونڈھی جا
رہی ہے۔ کل انگریزوں کے مقابلے کے لیے اسی کانگریس کی غلامی کی گئی تھی جو آجکل مردود و مطرود
ور چنیں و چناں ہے۔ خدا کے واسطے سوچو اور غور کرو۔ ایسے غداران ملت مکارانِ بنی الایام
جھوٹی چیخ پکار پر علمائے شریعت اور محافظان دین و ملت صدائے ایمانی و قرآنی کو کیونکر
رد کر سکتے ہیں۔ کل کیا نتیجہ ہوا تھا کہ مشرکین کے ہاتھوں بک گئے۔ دین و اسلام و قرآن اور شعائر
اسلامیہ و مراسم دینیہ کی بھینٹ اپنے مہاتما (روح اعظم) گاندھی جی مہاراج کے مقدس چرنوں
پر چڑھا دی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اب مشرکین نے ان بھولے بالے ناوان دودھ پیتوں کی
ڈوری کلیں اپنے قبضے میں کریں۔ انکو احمق بیعقل بنا کر اپنا کام نکال لیا۔ اور حکومت کی باگ
ہاتھوں میں لے لی۔ تو انکو بیک بینی و دوگوش اپنی سبھا سے نکال دیا۔ بولو کونسے سورما
و نسے مسلمانوں کے حقوق گِنوا لیے۔ اور آج جبکہ انکے وہی کل والے ہندو بھائی نشۂ حکومت
نگ میں غریب مسلمانوں پر نت نئے ظلم توڑ رہے ہیں تو یا ڈنکا کیا بنا رہے ہیں۔ آج وہی
وہی جو کل انکا مہاتما جی ''مذکّرہ مبعوث من اللہ''۔ بالقوہ نبی تھا وردھا اور شیوگاؤں میں
ہندوستان سے اسلام و مسلمین کے بیخ کو نیست و نابود کرنے اونکو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینک دینے
سکیمیں بناتا ہے۔ اور انکے وہی کل والے ہندو بھائی اونپر دھڑلے سے عمل پیرا ہیں۔ اور
و مظلوم بے یار و مددگار مسلمانوں کو کُند چھری سے ذبح کر رہے ہیں تو ان لیڈران زمانہ د
ن یگانہ کے وہ عہد نامے اونکی پوٹلیوں سے کیوں نہیں نکلتے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ساری لڑائی

ٹھہرادینگے۔ لہذا اس وقت ہندو کو ساتھ لے لو۔ اوسکی پناہ میں انگریز کا مقابلہ کرو۔ پھر جب تمھیں
قوت وشوکت ملجائیگی۔ تو اول تو خود ہندو بھائی دودھ کے دُھلے حق شناس وحق گو۔ وہ تمھارے حقوق
غصب تھوڑے ہی کریں گے۔ ہمارے اونکے پکے وعدے ہو چکے ہیں۔ بصورتِ دیگر اونسے نپٹنا کون
بات ہے۔ تِل پھوٹتے۔ بات کرتے اونسے اپنے حقوق گِنوا لینگے۔ جس طرح آج کانگریس کو ایک ہوّا
بناکر پیش کیا جارہا ہے۔ جس کے پنجۂ اجل سے کسی کو رہائی گویا مل ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ جس وقت یہ
نمک خوارانِ لیگ ریزہ خوارانِ کانگریس میں شمار کیے جاتے تھے تو انگریزوں کو ایسا ہی ڈراؤنا ہوّا بناکر پیش کیا کرتے تھے بلکہ اوسوقت
تو وہ زور وشور تھے کہ الامان الامان۔ لیگ ابھی مدتوں اپنا خون پسینے کیطرح بہاکر ایڑی چوٹی کا زور لگائیگی تو خلافت کمیٹی کا سا شور و شغب
حاصل کرسکیگی۔ آج صرف ہندوستان کا اسلام خطرے میں ہے کل انگریزوں کے ہاتھوں ساری دنیا کا
اسلام اشد خطرے میں تھا۔ آج کانگریس سے ڈر کر مرتدین ومنافقین ومبتدعین کی پناہ ڈھونڈھی
جارہی ہے۔ کل انگریزوں کے مقابلے کے لیے اسی کانگریس کی غلامی کی گئی تھی جو آجکل مردود ومطرود
اور چنیں وچناں ہے۔ خدا کے واسطے سوچو اور غور کرو۔ ایسے غدارانِ ملت مکارانِ بنی الایام
کی جھوٹی چیخ پکار پر علمائے شریعت اور محافظان دین وملت صدائے ایمانی وقرآنی کو کیونکر
بند کرسکتے ہیں۔ کل کیا نتیجہ ہوا تھا کہ مشرکین کے ہاتھوں بک گئے۔ دین واسلام وقرآن اور شعائرِ
اسلامیہ ومراسم دینیہ کی بھینٹ اپنے مہاتما (روح اعظم) گاندھی جی مہاراج کے مقدس چرنوں
میں چڑھادی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اب مشرکین نے ان بھولے بالے نادان دودھ پیتوں کی
ساری کلیں اپنے قبضے میں کرلیں۔ انکو احمق بیعقل بناکر اپنا کام نکال لیا۔ اور حکومت کی باگ
اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ تو انکو بیک بینی ودوگوش اپنی سبھا سے نکال دیا۔ بولو کونسے سورما
نے اونسے مسلمانوں کے حقوق گنوا لیے۔ اور آج جبکہ انکے وہی کل والے ہندو بھائی نشۂ حکومت
کی ترنگ میں غریب مسلمانوں پر نت نئے ظلم توڑ رہے ہیں تو یاد نکا کیا بنا رہے ہیں۔ آج وہی
گاندھی جو کل انکا مہاتما جی مُذکّرہ مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی تھا وردھا اور شیوگاؤں میں
ہندوستان سے اسلام ومسلمین کے بیخ کنیت ونابود کرنے اونکو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدینے
کی اسکیمیں بناتا ہے۔ اور انکے وہی کل والے ہندو بھائی اونپر دھڑلے سے عمل پیرا ہیں۔ اور
غریب ومظلوم بے یارومددگار مسلمانوں کو کُند چھری سے ذبح کر رہے ہیں تو ان لیڈران زمانہ و
ندانِ یگانہ کے وہ عہد نامے اونکی پوٹلیوں سے کیوں نہیں نکلتے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ساری لڑائی

اور عیار لیڈروں کی ساری ہیچ دپکار صرف اونھیں اسباق کو دہراتے رہے جنکو بڑھکر مسلمانانِ ہند ایک سے زائد مرتبہ دھوکا کھا چکے ہیں۔ اور اپنی سُنّیت اپنے اسلام کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ علیگڈھ ندوہ وخلافت کی تحریکات میں کونسے ولولے اوٹھ رہے تھے۔ وہی الفاظ ہیں جو بار بار ان رہزنانِ قدیم کی زبانوں پر جاری ہیں۔ اور وہی ایک جال ہے جسمیں نیا دانہ ڈالکر غریب مسلمانوں کو پھانستے اور اونکے دین وایمان پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کی شان تو یہ ہے کہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔ یعنی مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ مگر آہ کہ آج نام اسلام کے پردے میں اسلام کی جڑیں کھوکھلی کیجا رہی ہیں۔ چند در چند تجربے ہوچکے ہیں لیکن پھر وہی نادانی اور گراہی آمیز حماقت۔ کاش کچھ نئے لوگ ہوتے۔ نئے طور ہوتے۔ تو کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ کا مقولہ ہی تھوڑی دیر کے لیے درست ہوتا۔ اوے یہ کیا غضب ہے کہ وہی صیاد۔ وہی دام۔ وہی میدان۔ مگر مسلمان ہیں کہ ہر نئے حلقۂ تزویر میں اپنی مسلمانی پھنسانے کو تیار ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اور آج جب کہ خود ان مسلمانانِ اہلسنت شرکائے مسلم لیگ کو اعتراف ہے کہ علمائے اہلسنت پر اعتماد رکھنے والے بہت سے سُنّی مسلمان مخالفتِ لیگ کا فتوی دیکھکر لیگ سے علیحدہ ہوکر لیگ کی مغلوبیت کا باعث ہونگے۔ تو اس سے اچھا وقت کونسا ہوگا کہ مسلمانانِ اہلسنت اپنے خالص مذہبی حقوق مسلم لیگ سے طلب کرلیں۔ اور اوسمیں سے بد مذہبی کے عناصر کو چھوٹا کر شرعی خرابیاں دور کراکے لیگ کو سچے حقیقی معنے میں مسلم لیگ بنالیں۔ اور آج جبکہ اوسکو مسلمانانِ اہلسنت کی ضرورت ہے کہ سُنّی مسلمانوں کے بغیر وہ مغلوب ہو جائیگی ایسے وقت میں مسلمانانِ اہلسنت اوسکی اصلاح نکرسکے اور اوسمیں سے بد مذہبی کے اجزا کو علیحدہ نکرسکے اوسکو شرعی نقائص سے پاک نکرسکے تو بقول لیگ جب اوسکو سُنّی مسلمانوں کی اکثریت وقوت کے بَل بوتے پر اقتدار حاصل ہوگیا تو اوسوقت سُنّیوں کی کونسی قوت باقی رہ گئی ہوگی جس کے زور سے اپنے خالص حقوق تسلیم کرالینگے رد وطرد ومطالبۂ اصلاح کا وقت تو آج ہی ہے جبکہ وہ دبی ہوئی ہے۔ شاید اس دباؤ سے وہ اپنی اصلاح کرلے۔ وقت نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے سے کیا حاصل ہوگا۔ نیچریت وندویت وگاندھویت کا بھی توڑ کیا جارہا ہے۔ مگر علیگڈھ وندوہ وخلافت کمیٹی کے کانوں پر کونسی جوں رینگتی ہے۔ اس رد وطرد کے سبب اب اونکی تبلیغ نیچریت وضلالت ولامذہبیت میں کتنی کمی ہوتی ہے اور موجودہ اقتدار د اصلاح کو تو بالائے طاق رکھیے۔ جہاں مسلم لیگ کو اِس وقت اقتدار حاصل ہے یعنی پنجاب وبنگال۔

وہاں سُنیوں کو اونکے خالص حقوق کو لے دیئے گئے۔ کیا پنجاب و بنگال کے دیوبندی غیر مقلد قادیانی
نیچری خاکساری رافضی خارجی صلحکل وغیرہم مرتدین مبتدعین توبہ کرکے سچے سُنی مسلمان ہوگئے۔ و نہیں تو کم از کم
اتنا ہی ہوا ہو کہ پنجاب و بنگال میں دیوبندیت و غیر مقلدیت مرزائیت و نیچریت و خاکساریت و رافضیت
و خارجیت و صلحکلیت وغیرہا بددینیوں بدمذہبیوں کی تبلیغ بند کردی گئی؟ یہ بھی نہیں تو کیا پنجاب و بنگال کی
مسلم لیگی حکومتوں نے سُنی مسلمانوں کے مخصوص حقوق کی حفاظت کا کوئی معقول انتظام کردیا؟ اگر نہیں
تو ع قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا۔ جب حال یہ ہے تو مستقبل کا ذمہ دار کون ہوگا۔ پھر اگر سُنی
مسلمان لیگ میں صرف اس لیے شریک ہوجائیں کہ وہ اونکے صرف اونہیں مقاصد میں اونکی ہم آہنگی
کریں جو اسلام و سنیت کے مخالف نہیں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ شرکت اور بدمذہبوں بددینیوں
کے ساتھ مجالست و مخالطت و مصاحبت عوام اہل اسلام کو اون گمراہوں کے ساتھ موانست و محبت
کیطرف نہیں لیجائیگی؛ اور بدمذہبوں بددینوں گمراہوں کے ساتھ یہ ہر وقت کا خلا ملا اونکے دینی ایمان
پر اثر انداز نہوگا۔ ہوگا اور ضرور ہوگا جیسا کہ آج تک کا تجربہ شاہد ہے اور حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد حدیث شریف نے بتایا کہ اِنَّ لَھُمْ عُرَّۃً کَعُرَّۃِ الْجَرَبِ۔ یعنی
بدمذہبوں کی بدمذہبی خارشتی اونٹ کی کھجلی کیطرح اوڑکر لگتی ہے۔ تو اب اسوقت کے بعد مسلم لیگ کی
شرعی خرابیوں کے اظہار و اعلان کا اور کونسا وقت ہوگا بہرحال لیگی لیڈران پر شرعاً فرض ہے کہ اپنے تمام گذشتہ اقوال افعال
سے جو مخالف شریعت مطہرہ واقع ہوئے توبہ صحیحہ شرعیہ کریں۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کافروں
و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے مسلم لیگ کا علاقہ توڑیں۔ سرکار دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ
لیگ کا رشتہ، غلامی و بندگی جوڑیں۔ شریعت مطہرہ کے احکام کے اتباع کی ترغیب اور محرمات
شرعیہ کے ارتکاب سے ترہیب کو لیگ کے فرائض میں داخل کریں۔ اغراض و مقاصد میں مطابق
شرع مطہر ترمیم و اصلاح فرمائیں۔ اور مسلم لیگ کو شرعی معنے میں سچی حقیقی مسلم لیگ بنائیں۔ پھر خدا
و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدد و نصرت پر بھروسا کرکے میدان عمل میں
آئیں۔ اہل باطل کی طاغوتی اکثریتوں کو خاطر میں بھی نہ لائیں۔ یاد رکھیں کہ کسی جماعت کسی سیاست کو سچی
اسلامی کامیابی بغیر اتباعِ احکام شریعت اور بلا اقتدائے سرکار رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ
والتحیۃ ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ

اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ۝ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے رسول اور ایمان والوں سے دوستی رکھیگا تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے۔ اے ایمان والو ان لوگوں کو جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا ہے وہ جنکو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو دوست مت بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔ اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے وَلَا تَھِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی اور تم سست مت بنو اور رنج مت کرو اور تمھیں سب پر غالب ہوگے اگر تم مومن رہو گے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ۝ یعنی تم سست مت بنو اور کفار و مشرکین کے ساتھ صلح و اتحاد کی طرف مت جھکو اور تمھیں سب پر غالب رہوگے اور اللہ تمھارے ساتھ ہوگا اور وہ ہرگز تمھارے اعمال میں تم کو نقصان نہ دیگا۔ واللہ ھو الموفق۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ؛ وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی سیدنا ومالکنا ومولٰنا محمد والآل والصحابۃ ؛ اٰمین والحمد للہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔ فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولوالدیہ واہلہ واخویہ و محبیہ ربہ المولی العزیز القوی۔ ساکن محلہ بھورے خان۔ پیلی بھیت۔ یو۔پی۔ فی الحال وارد ممبئی ۱۴۵ بھوساری محلہ بمبئی نمبر ۳ پنجشنبہ ۱۲ ماہ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۵۸ھ

تصدیق مقدس

حضرت بابرکت تاج العلما، سراج العرفا، مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ۔ تاجدار سجادۂ قادریہ برکاتیہ۔ مارہرہ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ؛ فقیر حقیر نے حضرت مولٰنا المعظم والمحترم مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی دامت معالیہم کا یہ مبارک فتوی دیکھا بحمدہ تعالیٰ احق صریح پایا۔ حضرت مولٰنا نے دین وسنت کی حمایت فرمائی۔ اور اہل بدعت وبطالت کی بدعت وبطالت عیاں کر دکھائی۔ اہل بدعت وبطالت جو افترائے باطل آج

حضرت مولنا پر کرتے ہیں ۔ ادام اللہ تعالیٰ صرف شرکت ورکنیت لیگ ہی کو موجب کفر ٹھہراکر مطلقاً تمام شرکائے لیگ کو اگرچہ وہ دین وعقیدہ کی رو سے بحمدہ تعالیٰ اہلسنت واہل حق ہی ہوں کافر و بد مذہب ٹھہراتے ہیں ۔ یہ افترا اہل باطل کا آج نیا شیوہ نہیں ۔ اونکا پرانا منجھا ہوا ہیچ ہے جس سے کام لیکر وہ ہمیشہ سادہ لوح عوام اہل اسلام کو اہل کفر و بدعت پر قیامت کبریٰ قائم فرمانے والے علمائے کرام اہلسنت کیخلاف سے بھڑکاتے بہکاتے چلے آتے ہیں ۔ علمائے کرام اہلسنت سے زیادہ کون بلا وجہ شرعی کافر کہنے سے زبان روکنے والا ہے ۔ ہاں کافر کو ضرور کافر کہا اور بتا جابیگا بلیگ میں جو مرتدین وبتدعین ہیں اور قطعاً ویقیناً ہیں صرف اونھیں کو علمائے اہلسنت اونکے عقائدِ کفر و بدعت کی بناپر بحکم شرع کافر و مبتدع بتاتے ہیں ۔ نہ کہ اون اہلسنت کو جو لیگ کی چکنی چپڑی باتوں دِل خوش کن دعودں کی بناپر لیگ میں پہنچ گئے ہوں ۔ غرض لیگ کی خباثتیں اب ایسے افترارات باطلہ واراجیفِ کاذبہ سے مٹنے والی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے سب سُنّی بھائیوں کو ہر خبیث اور خباثت سے ہمیشہ اپنی امان میں رکھے آمین ۔ فقیر اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ

تصدیق مبارک

حضرت بابرکت سید الحکما، سند العلما، مولنٰا مولوی حافظ قاری حکیم سید شاہ آل مصطفےٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت فیوضہم المبارکہ ۔ سرکارِ کلاں ۔ مارہرہ مطہرہ ۔ ضلع ایٹہ ۔ یو ۔ پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ الحمد للہ الذي اتم نورہ ؁ ولو اراد الکافرون اطفاءہ ؁ واظھر دینہ ولو اراد المنافقون اخفاءہ ؁ والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان ؁ علی حبیبہ ونبیہ وعروس مملکتہ سید الانس والجان ؁ العالم بجمیع ما یکون وما کان ؁ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ الیٰ آخر الزمان ؁ وعلینا معھم بھم ولھم وفیھم یا حنان یا منان ۔ حضرت سیدی وسندی واستاذی حبیبی ومحبی امام المناظرین رئیس المتکلمین ناصر الاسلام والمسلمین شیر بیشۂ سنت ۔ ضیغم دین وملت ۔ برق خرمن سوز وہابیت نجدیت زلزلہ افگن در قلعۂ رفض وخارجیت عالم شریعت وکامل طریقت مولنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ مناظر اعظم ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام بالطف الجلی والخفی نے جو کلماتِ طیبات اس مبارک فتوے میں

زیب قرطاس زمانے وہ سراسر حق و صواب ہیں۔ لَا وَرَبِّ الْعَرْشِ۔ کسی مسلمان کا یہ طریقہ نہیں کہ معاذ اللہ مومن مسلم کو کافر کہے۔ حدیث مجید نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے دست و زبان سے مسلمان کو امان ہے۔ نہ کہ ایک عالم دین متین وارث انبیاء و مرسلین (علیہم الصلاۃ والسلام بلکہ محافظ حقوق شرع مبین اپنی تحریر و تقریر کو اس اشد حرام سے آلودہ کرے۔ حاشا و کلا۔ ہاں جو رنگ نام اسلام کے پردے میں کفر تک چھپے شرک بھک چکے اونکو بھی اپنی طرف سے نہیں احکام ربی کی تعمیل میں اونکے اقوال و اعتقادات کے مطابق ارشادات قرآنیہ و احکام ربانیہ فرمائے سنائے جائینگے۔ اور یہ ایک عالم دین مصطفےٰ علیٰ صاحبہ الصلاۃ والسلام کا فرض اولین ہے۔ مسلم لیگ ہو یا مسلمانوں کی کوئی نام نہاد دوسری جماعت جبتک اوسکے ہر ہر فرد کے معاذ اللہ کفر و ارتداد پر یقین قطعی جزمی حتمی نہوا و تپر حکم کفر و ردّت نہ دیگا۔ مگر جو خود اس حکم کو اپنے اوپر لیگا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ مسلم لیگ میں بکثرت وہ بھی شامل ہیں جنکے کفر و ارتداد یا بدمذہبی و گمراہی کا یقیناً و قطعاً جزم شرعی ہے۔ اور وہ مسلم لیگ کے روح رواں اوسکے سرپرست اور سرمایہ ناز ہیں۔ مثلاً وہابیہ دیوبندیہ جنکے کبرا پر علمائے عرب و عجم کا فتوائے کفر و ارتداد ہے یا روافض و خوارج اور اون میں کے کھلے ہوئے مرتدین یا نیچریہ چکڑالویہ مرزائیہ خاکساریہ اور دیگر مبتدعین و منافقین بلکہ کھلے ہوئے کفار و مشرکین جنکے لیے خود لیگ کے اقرار سے اوسکے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور جن سے کامل وداد و اتحاد و محبت موالات اوسکا مقصد اولین ہے (ملاحظہ فرمائیے حضرت خالی و استاذی و مرشدی و ملجائی و ماوای تاج العلماء سراج العرفا مولنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مسند آرائے سجادۂ عالیہ غوثیہ قادریہ برکاتیہ قاسمیہ سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کا فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی (مسلم لیگ کی زرّیں بخیہ دری) تو اس صورت میں مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت یقیناً حرام اور موجب غضب رب انام ہے۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم کا فرمان بالکل مطابق ایمان و قرآن ہے۔ و انا الفقیر الحقیر الحکیم السید آل مصطفیٰ القادری البرکاتی القاسمی مارہری عفی عنہ

استغاثۂ مبارکہ

حضرت بالا منزلت رفیع الدرجۃ عظیم البرکۃ حامی سنت ماحی ظلمت بدعت گل گلزار قادریت تاج العلماء سراج العرفا

مولنٰا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ
بحضور سرکارِ غوثیت مدار رضی اللہ عنہ الغفار

الغیاث اے محی دیں اے شاہِ جیلاں الغیاث
جوش پر بحرِ نحوستِ شورشِ گناں ابرِ محن
شامتِ اعمال ہے اپنی نمایاں اس طرح
رہزنانِ دین کا چاروں طرف سے ہے ہجوم
تیرگی کفر و بدعت بڑھ رہی ہے ہر گھڑی
مصطفےٰ کی شان میں گستاخیاں بیباکیاں
خود خدا کو ظالموں نے صاف جھوٹا کہہ دیا
باعثِ تذلیلِ دیں ہیں دین کے یہ مدعی
کانگریس اور لیگ کی ہے کشمکش چاروں طرف
(کانگریس) اُس کا ہے یہ مدعا مسلم نہیں مشرک غلام
قادیانی رافضی اور نیچری ندوی سبھی
رہبرانِ دین و ملت سمجھے جاتے ہیں وہ آج
بھولی بھیڑوں کی سمجھ پر ایسے پردے ہیں پڑے
مل کے ماریں گھس کے پھاڑیں ایسے پُرفن بھیڑیے
المدد اے محی دیں سُنّی نہ پھنس جائیں کہیں
تیرے جدِ پاک کی سنت پہ یہ قائم رہیں
ڈالکر جو خاک دیں پہ بن گئے ہیں خاکسار
دین سے آزاد ہو کر جو بنے احرار ہیں

الغیاث اے غوثِ اعظم قطبِ دوراں الغیاث
ناؤ ہے اپنی بھنور میں آہ گرداں الغیاث
نفس خودسر، قلب مضطر، عقل حیراں الغیاث
ہاتھ سے جانے نہ پائے دین و ایماں الغیاث
آفتابِ حق نہ ہونے پائے پنہاں الغیاث
دیو کے بندے اسے کہتے ہیں ایماں الغیاث
اس پہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں اہلِ عرفاں الغیاث
کفر ہنستا ہے کہ یہ کیسا ہے ایماں الغیاث
شرک و بدعت کے ہیں نرغے میں مسلماں الغیاث
انقیادِ اہلِ بدعت اس کا ارماں الغیاث
(لیگ)
ہیں ہمارے پھانسنے کا باندھے پیماں الغیاث
مقتدا اور پیشوا ہے جنکا شیطاں الغیاث
بھیڑیوں کو ہیں سمجھتی اپنا نگراں الغیاث
بھولی بھیڑوں کے ہیں بنتے وہ نگہباں الغیاث
چل نہ جائے ان پہ اُنکا مکرِ پنہاں الغیاث
چھوٹنے پائے نہ اِن سے تیرا داماں الغیاث
اُنکے دھوکے میں نہ آئیں اہلِ ایقاں الغیاث
پھنس نہ جائیں جال میں اُنکے مسلماں الغیاث

تیرے ہی در کا تو کُتّا ہے فقیرِ قاسمی
درد کا اسکے بھی ہو للّٰہ درماں الغیاث

ملنے کا پتہ:۔ دفتر انجمن تبلیغ صداقت، رحمت منزل، کامبیکر اسٹریٹ، چھاپہ محلہ، بمبئی ۳
تعداد اشاعت بار اول ایکہزار ۔ قیمت ۲ر

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ سُنّی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و بتدعین و مرتدین
کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ
کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتماد اون سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی
بتانیوالا مسلم لیگ کے مقاصدِ اراسیہ اور اوس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں اون کا
روشن بیان سُنانے والا سچی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستا دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباعِ
مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳۵۸ھ

از رشحاتِ قلمِ حق رقم شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعتِ مبارکۂ اہلِ سنّت۔ سرکار کلاں۔ مارہرۂ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ

بصرفِ زر و سعی جمیل

محب سنّت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبداللہ صاحب بٹاٹے والے دوکان ۵۳/۳۱
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا — قیمت-/100

مطبع سلطانی واقع بیرولین بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر
باذنہٖ تعالیٰ نافع خلائق ہوا

پرنٹر سلطان حسین مالک مطبع سلطانی نے اپنے پریس واقع بیرولین بمبئی نمبر ۹ میں سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبداللہ صاحب بٹاٹے والے کیلئے چھاپا

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت اقبالہ نافع عجالہ سُنّی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین
کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ
کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتماد اون سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی
بتانیوالا مسلم لیگ کے مقاصد ارا سیہ اور اوس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں ان کا
روشن بیان سُنانے والا سچی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستا دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباع
مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳ ھ ۵۸

از رشحات قلم حق رقم شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعت مبارکۂ اہل سنّت۔ سرکار کلاں۔ مارہرۂ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ

بصرف زر وسعی جمیل

محب سنّت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے دوکان ۵۳/م
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا
قیمت -/100!

مطبع سلطانی واقع پیر ولین ۱۴ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر
باذنہٖ تعالیٰ نافع خلائق ہوا

سلطان حسین مالک مطبع سلطانی نے اپنے پریس واقع پیر ولین ۱۴ بمبئی نمبر ۹ میں سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے کیلئے چھاپا